Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

بدر

BADR

ہفت روزہ قادیان

The weekly Qadian

جلد 64

شمارہ 36

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

19-ذوالقعدہ 1436 ہجری قمری 3-تبوک 1394 ہش 3-ستمبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

✡ صاحبزادہ افتخار احمد کو خدا تعالیٰ روحانی غذاؤں سے حصہ وافر بخشے اور اپنے عاشقانہ ذوق وشوق سے سرمست کرے۔ آمین

✡ مولوی سیّد محمد عسکری خان اس عاجز سے دلی محبت رکھتے ہیں بلکہ اُن کا دل عطر کے شیشہ کی طرح محبت سے بھرا ہوا ہے

✡ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری جوش ہمدردی کی راہ سے دو روپیہ ماہواری چندہ دیتے ہیں مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد للّٰہی راہوں اور دینی معارف میں ترقی کریں گے کیونکہ فطرت نورانی رکھتے ہیں

✡ شیخ حامد علی جوان صالح اور ایک صالح خاندان کا ہے۔ متدین اور متقی اور وفادار ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حبّی فی اللہ صاحبزادہ افتخار احمد۔ یہ جوان صالح میرے مخلص اور محب صادق حاجی حرمین شریفین منشی احمد جان صاحب مرحوم و مغفور کے خلف رشید ہیں۔ اور بمقتضائے الولد سرّ لابیہ تمام محاسن اپنے والد بزرگوار کے اپنے اندر جمع رکھتے ہیں اور وہ مادہ اُن میں پایا جاتا ہے جو ترقی کرتا کرتا فانیوں کی جماعت میں انسان کو داخل کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ روحانی غذاؤں سے ان کو حصہ وافر بخشے اور اپنے عاشقانہ ذوق وشوق سے سرمست کرے۔ آمین ثم آمین۔

حبّی فی اللہ مولوی سیّد محمد عسکری خان اکسٹرا اسسٹنٹ حال پنشنر۔ سیّد صاحب موصوف الٰہ آباد کے ضلع کے رہنے والے ہیں۔ اس عاجز سے دلی محبت رکھتے ہیں بلکہ اُن کا دل عطر کے شیشہ کی طرح محبت سے بھرا ہوا ہے۔ نہایت عمدہ صاف باطن یکرنگ دوست ہیں۔ معلومات وسیع رکھتے ہیں ایک جید عالم قابل قدر ہیں۔ اِن دنوں میں بیمار ہیں خدا تعالیٰ اُن کو جلد شفا بخشے۔ آمین ثم آمین۔

حبی فی اللہ مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اس وقت لودھیانہ میں میرے پاس موجود ہیں۔ محض ملاقات کی غرض سے پشاور سے تشریف لائے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ وفادار مخلص ہیں اور لَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَآئِمٍ میں داخل ہیں جوش ہمدردی کی راہ سے دو روپیہ ماہواری چندہ دیتے ہیں مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد للّٰہی راہوں اور دینی معارف میں ترقی کریں گے کیونکہ فطرت نورانی رکھتے ہیں۔

حبّی فی اللہ شیخ حامد علی۔ یہ جوان صالح اور ایک صالح خاندان کا ہے اور قریباً سات آٹھ سال سے میری خدمت میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھ سے اخلاص اور محبت رکھتا ہے۔ اگرچہ دقائق تقویٰ تک پہنچنا بڑے عرفاء اور صلحاء کا کام ہے۔ مگر جہاں تک سمجھ ہے اتباع سُنّت اور رعایت تقویٰ میں مصروف ہے۔ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ ایسی بیماری میں جو نہایت شدید اور مرض الموت معلوم ہوتی تھی اور ضعف اور لاغری سے میّت کی طرح ہو گیا تھا۔ التزام ادائے نماز پنجگانہ میں ایسا سرگرم تھا کہ اس بے ہوشی اور نازک حالت میں جس طرح بن پڑے نماز پڑھ لیتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ انسان کی خداترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدائے تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا دولتمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ شیخ حامد علی نے خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس عاجز کے کئی نشان دیکھے ہیں اور چونکہ وہ سفر وحضر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس کے لئے ایسے اسباب پیدا کرتا رہا اور وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا رہا کہ کیوں کر خدائے تعالیٰ کی عنایتیں اس طرف رجوع کر رہی ہیں اور کیوں کر دعاؤں کے قبول ہونے سے خارق عادت نشان ظہور میں آئے۔ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پوری کے ابتلاء اور نزول بلا کی خبر جو پورے چھ مہینے پہلے شیخ صاحب کو بذریعہ خط دی گئی تھی اور پھر اُنکے انجام بخیر ہونے کی بشارت جو حکم سزائے موت کی حالت میں اُن کو پہنچائی گئی تھی۔ یہ سب باتیں حامد علی کی چشم دید ہیں۔ بلکہ اس پیشگوئی پر بعض نادان اس سے لڑتے اور جھگڑتے رہے کہ اس کا پورا ہونا غیر ممکن ہے۔ ایسا ہی دلیپ سنگھ کے روکے جانے کی پیشگوئی اور کئی دوسری پیشگوئیاں اور نشان جو صبح صادق کی طرح ظاہر ہو گئیں اس شخص کو معلوم ہیں جن کا خدائے تعالیٰ نے اس کو گواہ بنا دیا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر اس کو نشان دکھائے گئے وہ ایک طالب حق کا ایمان مضبوط کرنے کے لئے ایسے کافی ہیں کہ اس سے بڑھ کر حاجت نہیں۔ حامد علی بے شک ایک مخلص ہے مگر فطرتی طور پر اشتعال طبع اس میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ صبر اور ضبط کی عادت ابھی اس میں کم ہے۔ ایک غریب اور ادنیٰ مزدور کی سخت بات پر برداشت کرنا ہنوز اس کی طاقت سے باہر ہے۔ غصّہ کے وقت کسی قدر جبائرہ کا رگ وریشہ نمودار ہو جاتا ہے۔ کاہلی اور کسل بھی بہت ہے مگر متدین اور متقی اور وفادار ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی کمزوری کو دور کرے۔ آمین۔ حامد علی صرف تین روپے مجھ سے تنخواہ پاتا ہے اور اس میں سے اس سلسلہ کے چندہ کے لئے ۴/ بطیب خاطر محض للّٰہی شوق سے ادا کرتا ہے اور حبّی فی اللہ شیخ چراغ علی چچا اس کا اس کی تمام خوبیوں میں اس کا شریک ہے اور یکرنگ اور بہادر ہے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3، صفحہ نمبر 538 تا 542)

---

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے اس میں بہتری لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن صرف اس بات پر کہ بعض الفاظ ہم ادا نہیں کر سکتے یا مشکل ہیں
قرآن کریم کو پڑھنا ہی نہیں چھوڑ دینا چاہئے بلکہ تلاوت کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 31 جولائی 2015 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک افریقن مولوی کا ذکر کیا جو بڑی عمر کے لوگوں کو مار مار کر قرآن پڑھا رہا تھا۔ اس حوالے سے حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر قرآن پڑھانا ہے تو ایسے طریقے سے پڑھانا چاہئے جس سے شوق اور محبت پیدا ہو...... جماعت میں غیر مسلموں سے بھی لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ افریقہ میں ہمارے مبلغین کو بہت سے ایسے مواقع پیش آتے ہیں جہاں نئے سرے سے قرآن کریم پڑھانا پڑتا ہے۔ نئے سرے سے قرآن کریم کیا بلکہ ابتدا سے قاعدہ پڑھانا پڑتا ہے۔ تو ان لوگوں کو بھی قرآن کریم پڑھانا ہے۔ اس لئے قرآن کریم پڑھانے والے استادوں کو اس طریق سے پڑھانا چاہئے کہ قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے اس میں بہتری لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن صرف اس بات پر کہ بعض الفاظ ہم ادا نہیں کر سکتے یا مشکل ہیں، قرآن کریم کو پڑھنا ہی نہیں چھوڑ دینا چاہئے بلکہ تلاوت کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے۔

سوال حضور انور نے آج کل کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) کوئی بزدل آدمی تھا اسے وہم ہو گیا کہ وہ بہت بہادر ہے۔ وہ گودنے والے کے پاس گیا۔ گودنے والے نے پوچھا تم کیا گدوانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں شیر گدوانا چاہتا ہوں۔ جب وہ شیر گودنے لگا، جسم پر اس کی شکل بنانے لگا تو اس نے سوئی چبھوئی۔ سوئی چبھونے سے درد تو ہونا ہی تھا۔ وہ دلیر تو تھا نہیں۔ اس نے کہا یہ کیا کرنے لگے ہو؟ گودنے والے نے کہا کہ شیر گودنے لگا ہوں۔ اس نے پوچھا شیر کا کونسا حصہ گودنے لگے ہو؟ اس نے کہا دُم گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ اگر شیر کی دُم کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا؟ گودنے والے نے کہا شیر تو رہتا ہے۔ کہنے لگا اچھا پھر دُم چھوڑ دو، دوسرا کام کرو۔ س نے پھر سوئی ماری تو بولنے لگا اب کیا کرنے لگے ہو؟ اس نے کہا کہ اب دایاں بازو گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ شیر کا لڑائی یا مقابلہ کرتے وقت دایاں بازو کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا۔ اس نے کہا شیر تو رہتا ہے۔ کہنے لگا پھر اسے بھی چھوڑ دو اور آگے چلو۔ اس طرح وہ بایاں بازو گودنے لگا تو اس نے اسے بھی رہنے دیا کہ کیا اس کے بغیر شیر نہیں رہتا۔ پھر ٹانگ گودنی چاہی تو پھر اس نے یہی کہا۔ آخر وہ گودنے والا جو تھا وہ بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے جو گودوانے گیا تھا اور سمجھتا تھا میں بڑا بہادر ہوں کہا کہ کام کیوں نہیں کرتے۔ گودنے والے نے کہا اب کچھ رہ نہیں گیا۔ میں کروں کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی آجکل اسلام کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر مسلمان علماء اور لیڈروں کا یہی کام ہے۔ یہ نعرے تو بہت لگاتے ہیں اور عمل کچھ نہیں ہے اور جس بات کی دوسروں کو تلقین کرتے ہیں اس کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بھی چھوڑ دو، یہ بھی چھوڑ دو، وہ بھی چھوڑ دو۔ اپنے لئے تو ہر ایک چیز وہ چھڑواتے چلے جاتے ہیں۔

سوال اپنی حالتوں کی درستی، ایمان میں اضافے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رؤیائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے ایمان کی مضبوطی کی کون سی مثال بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر انسان کا ایمان مضبوط ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان دنیاداروں سے نہیں ڈرتا۔

اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی بہت بڑے بزرگ تھے اور اپنے زمانے کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ جمّوں نے ان کو دعوت دی کہ آپ جمّوں آ کر میرے لئے دعا کریں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ اگر آپ دعا کرانا چاہتے ہیں تو میرے پاس یہاں آئیں۔ مَیں آپ کے پاس کیوں چل کر جاؤں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے بعد لوگوں کی کیا حالت ہوگئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لوگوں کی پہلے کس قدر عقیدت تھی اس کا اور پھر آپ کے دعوے کے بعد کیا حالت ہوگئی، اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا کہ دیکھو ''براہین احمدیہ کی شہرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ لاکھوں آدمی آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے...... مگر جب وہ ہتھیار آپ کو دیا گیا (یعنی وہ ہتھیار جس نے اسلام کو فتح کرنا تھا) جس سے دشمن پامال ہوسکتا تھا۔ وہ آب حیات دیا گیا جس سے مسلمانوں کی زندگی مقدر تھی تو بڑے بڑے مخلص آپ سے متنفر ہو گئے اور کہنے لگے جسے ہم سونا سمجھتے تھے افسوس وہ تو پیتل نکلا۔ ایسے لاکھوں انسان یکدم بدظن ہو گئے۔ حتی کہ جب آپ نے بیعت کا اعلان کیا تو پہلے روز صرف چالیس اشخاص نے بیعت کی۔ یا تو لاکھوں لوگ اخلاص رکھتے تھے اور (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) پرانے لوگ سناتے ہیں کہ کس طرح بڑے بڑے علماء کہتے تھے کہ اسلام کی خدمت اسی شخص سے ہوسکتی ہے اور خود لوگوں کو آپ کے پاس بھیجتے تھے حتی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ براہین کے شائع ہونے پر میں مرزا صاحب کی زیارت کے لئے پیدل چل کر قادیان گیا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے آخر میں اپنا سارا زور مخالفت میں صَرف کر دیا انہوں نے بھی لکھا کہ تیرہ سو سال کے عرصے میں کسی نے اسلام کی اتنی خدمت نہیں کی جتنی اس شخص نے کی ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ آپؐ کے سامنے جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ لایا گیا ہے اور پھر آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ ابوجہل کے لئے ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ آپ کے سامنے جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ لایا گیا ہے اور پھر آپ کو بتایا گیا کہ یہ ابوجہل کے لئے ہے۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ اس کے بیٹے عکرمہ کو جنت ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپؓ نے واقعہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے لڑکے کو ایسا نیک کیا کہ اس نے دین کے لئے شاندار قربانیاں کیں۔ ایک جنگ کے موقع پر مسلمانوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہوا۔ عیسائی تیر انداز تاک تاک کر مسلمانوں کی آنکھوں میں تیر مارتے تھے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم شہید ہوتے جاتے تھے۔ عکرمہ نے کہا مجھ سے یہ نہیں دیکھا جاتا۔ (یہ ابوجہل کے بیٹے تھے۔) اور اپنی فوج کے افسر سے کہا کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان پر حملہ کروں اور ساٹھ بہادروں کو ساتھ لے کر دشمن کے لشکر کے قلب پر (مرکز میں جاکے) حملہ کر دیا اور ایسا شدید حملہ کیا کہ اس کے کمانڈر کو جان بچانے کے لئے بھاگنا پڑا جس سے دشمن کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ یہ جان باز ایسی بہادری سے لڑے کہ جب اسلامی لشکر وہاں پہنچا تو تمام کے تمام یا تو شہید ہو چکے تھے یا سخت زخمی پڑے تھے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سخت زخمی تھے۔ ایک افسر پانی لے کر زخمیوں کے پاس آیا اور اس نے پہلے عکرمہ کو پانی دینا چاہا۔ مگر آپ نے دیکھا کہ حضرت سہیل بن عمر پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے اس افسر کو کہا کہ پہلے سہیل کو پانی پلاؤ پھر میں پیوں گا۔ مَیں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا بھائی پیاس کی حالت میں پاس پڑا رہے اور میں پانی پی لوں۔ وہ سہیل کے پاس پانی لے کر پہنچا تو اس کے پاس حارث بن ہشام زخمی پڑے تھے۔ سہیل نے کہا کہ پہلے حارث کو پانی پلاؤ۔ وہ حارث کے پاس پہنچا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ پھر وہ واپس سہیل کے پاس آیا تو وہ بھی وفات پا چکے تھے اور جب وہ عکرمہ کے پاس پہنچا تو ان کی روح بھی پرواز کر چکی تھی۔ تو یہ عکرمہ ابوجہل کے لڑکے تھے۔

سوال لدھیانہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کا کیا تعلق ہے اور حضرت مصلح موعودؓ نے لدھیانہ کے لوگوں کے لئے کیا دعا کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ فرماتے ہیں کہ لدھیانہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کا کئی رنگ میں تعلق ہے۔ لدھیانہ کی جو اہمیت جماعت کی تاریخ کے ساتھ ہے اس کے کئی پہلو ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت اسی شہر میں لی۔ (ایک تعلق) آپ کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب آپ کے پہلے خلیفہ ہوئے اور ان کی شادی لدھیانہ میں ہی حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم کے ہاں ہوئی تھی (یہ دوسرا تعلق) اور اس پیشگوئی میں جس لڑکے کا تعلق ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بیوی کے بطن سے پیدا ہوا جو لدھیانہ میں بھی رہی ہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے یاد ہے کہ بچپن میں کچھ عرصہ مَیں یہاں بھی رہا ہوں۔ میں اس وقت اتنا چھوٹا تھا کہ مجھے کوئی خاص باتیں تو اس زمانے کی یاد نہیں ہیں کیونکہ اس وقت میری عمر دو اڑھائی سال کی تھی۔...... حضرت مصلح موعود نے یہ دعا بھی کی ہے کہ اللہ کرے کہ لدھیانہ کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق بھی عطا ہو اور آج جو مخالفت میں نعرے لگا رہے ہیں کل حق میں نعرے لگانے والے ہوں۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کے عشق اور قربانیوں پر کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایسا اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اپنی پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہو سکتیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں میں کتنی ہی کمزوریاں ہوں، کتنی ہی غفلتیں ہوں لیکن اگر حضرت موسیٰ کے صحابی ہمارے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں تو ہم ان کے سامنے اس گروہ کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عیسیٰ کے صحابی اگر قیامت کے دن اپنے اعلیٰ کارنامے پیش کریں تو ہم فخر کے ساتھ ان کے سامنے اپنے ان صحابہ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور یہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری امّت اور مہدی کی امّت میں کیا فرق ہے تو درحقیقت ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرح ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

★★★

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جلسے کی تیاری کے لئے چند ہفتوں سے رضا کار کارکنان حدیقۃ المہدی جار ہے ہیں اور گزشتہ ہفتے عشرے سے تو خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان بھرپور طور پر کام کر رہے ہیں۔

ان مغربی ممالک میں جہاں دنیا کمانا اور دنیاوی باتوں میں پڑنا ہر ایک کی عموماً اِلَّا مَاشَاءَ اللہ اوّلین ترجیح ہے وہاں احمدی نوجوان عاجزی سے رضا کارانہ خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلسل ان کارکنان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہاں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا رہے وہاں ان کو ہمیشہ ہر شر اور پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔

مہمان نوازی سے متعلق اسلامی تعلیم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے کارکنان اور میزبانوں کے لئے اہم نصائح

آج 14 راگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے۔ اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے

اس ملک کی بقا اور سالمیت کی ضمانت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے۔ ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں ہی اس ملک کی بقا ہے۔ ملک کی بقا اور سالمیت کو باہر سے زیادہ اندر کے دشمنوں سے خطرہ ہے، خود غرض اور مفاد پرست لیڈروں اور علماء سے ہے۔ پاکستانی احمدیوں کو اپنے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی حقیقی آزادی نصیب فرمائے اور یہ ملک قائم رہے۔

مکرم کمال آفتاب صاحب (ہڈرز فیلڈ۔ یوکے) اور مکرم محمد نعیم اعوان صاحب (لندن) اور ان کے بیٹے کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 راگست 2015ء بمطابق 14 ظہور 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جلسے کی تیاری کے لئے چند ہفتوں سے رضا کار کارکنان حدیقۃ المہدی جار ہے ہیں اور گزشتہ ہفتے عشرے سے تو خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان بھرپور طور پر کام کر رہے ہیں۔ جنگل میں جلسے کے انعقاد کے لئے تمام انتظامات کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے، برطانیہ کے مختلف حصوں سے آنے والے خدام اور رضا کار ایسی مہارت سے یہ کام کرتے ہیں کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتی اور کسی بھی تنظیم میں ہم یہ نہیں دیکھ سکتے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جذبہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں اور کام کرنے والوں میں پیدا کیا ہے۔ بارش ہو یا دھوپ ہو یہ نوجوان ان باتوں سے بے پرواہ ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ اس جلسے کے لئے ہر وقت بے نفس ہو کر کام کر رہے ہیں اور تیاری کر رہے ہیں اور پھر جلسے کے دنوں میں مزید ہزاروں کارکنان مہمانوں کی خدمت اور جلسے کے نظام کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے آ جائیں گے اور پھر اس کے بعد اس کام کو سمیٹنے کے لئے اور سارے سامان کو محفوظ کرنے کے لئے بھی کافی عرصہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کام کرنے والوں میں انشاء اللہ مرد بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، لڑکے بھی ہیں، لڑکیاں بھی ہیں۔ بچے اور بوڑھے بھی ہیں جو آئیں گے یا کر رہے ہیں۔ پس یہ غیر معمولی جذبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا ہے جو ہمیں آج سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ ان مغربی ممالک میں جہاں دنیا کمانا اور دنیاوی باتوں میں پڑنا ہر ایک کی عموماً اِلَّا مَاشَاءَ اللہ اوّلین ترجیح ہے وہاں احمدی نوجوان عاجزی سے رضا کارانہ خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلسل ان کارکنان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہاں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا رہے وہاں ان کو ہمیشہ ہر شر اور پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔

اب میں حسب روایت اور یہ ضروری بھی ہے مہمان نوازی کے حوالے سے کارکنان کے لئے کچھ باتیں کہوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام کارکنان جیسا کہ میں نے کہا اپنی تمام تر کوشش اور توجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن بعض نئے شامل ہونے والے اور وہ بچے جو پہلی دفعہ اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں نیز پرانے کارکنان جو ہیں ان کو یاد دہانی کے طور پر بھی ضروری ہے کہ مہمان نوازی سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلام صادق کے اپنے عمل اور آپ کی نصائح کو بھی ہم سامنے رکھیں اور دہراتے رہیں تا کہ مہمان نوازی کے بہتر سے بہتر معیار ہم قائم کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت بتاتے ہوئے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا ذکر فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئے تو پہلا اور فوری ردّ عمل خوش آمدید کہنے اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد جو انہوں نے دکھایا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے فوری طور پر کھانا تیار کروایا۔ اور پھر حضرت لوط کے مہمانوں کے لئے جو اُن کی فکر تھی اس کا ذکر ہے کہ میری قوم کے لوگ انہیں تکلیف نہ دیں اور مہمانوں کی حفاظت کی فکر آپ کو دامنگیر ہوئی۔ پس مہمان کی تکلیف کی فکر رہنی چاہئے اور مہمان کی تکلیف میزبان کی رسوائی کا باعث بھی بنتی ہے۔ یہ بھی اس سے سبق ملتا ہے۔

پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان کی تکلیف کوئی ایسی معمولی چیز نہیں جس سے صرفِ نظر کیا جائے۔ جس سے بلکہ کسی بھی رنگ میں مہمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ اسلام نے اس لئے اکرام ضیف کی بہت تلقین کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو غیر معمولی خوبیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نظر آئیں اور جن کا ذکر حضرت خدیجہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی کے بعد آپ کی گھبراہٹ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور عرض کیا کہ ان خوبیوں کے حامل کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کر سکتا۔ ان میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان کی کہ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کو ضائع کر سکتا ہے (جبکہ) آپ میں تو مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3) اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک دو، پانچ دس نہیں سینکڑوں بلکہ اس سے بھی زیادہ مثالیں ہیں ایسے واقعات ہیں جو آپ کے اکرام ضیف اور مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین معیاروں کو چھو رہے ہیں اور پھر اپنے صحابہ اور اپنی امت کو بھی آپ نے یہ اسلوب سکھائے۔ صحابہ کے بھی ایسے واقعات ہیں جن کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح غیر معمولی قربانی کر کے وہ مہمان نوازی کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی مہمان نوازی میں کس طرح برکت ڈالتا تھا اور سراہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ جب زیادہ مہمان آتے تو ہر ایک کو کچھ مہمان تقسیم کر دیتے اور اپنے حصے کے مہمان بھی رکھتے اور پھر خود ان کی مہمان نوازی بھی فرماتے۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب آپ نے مہمانوں کو تقسیم کر دیا تو جب زیادہ مہمان آ گئے تو اپنے

حصے کے مہمان بھی رکھے۔

ایک صحابی عبداللہ بن طُھفہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر میں ان مہمانوں میں سے تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ تھوڑا سا حریر ہے جو میں نے آپ کے لئے رکھا ہوا تھا۔ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے بھی تھے۔ یہ تھوڑا سا کھانا آپ کی افطاری کے لئے تھا۔ بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عائشہؓ وہ برتن میں ڈال کر لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا شاید ایک آدھ گھونٹ لیا یا لقمہ کھایا اور مہمانوں کو کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھائیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسے اس طرح کھا رہے تھے کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور سب سیر ہو گئے۔ پھر آپ نے پوچھا پینے کو کچھ ہے تو وہ پینے کے لئے کچھ مشروب لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے پئیں۔ پھر ہم نے اسے پیا اور اسی طرح پیا کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور پھر ہم اچھی طرح سیر ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 794-795 حدیث طُھفہ الغفاری حدیث نمبر 24015 عالم الکتب بیروت 1998ء)

تو یہ تھی آپ کی مہمان نوازی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پہلے اس لئے کھایا تھا یا چکھا تھا بلکہ کھایا نہیں کہنا چاہئے، دعا کے لئے ہی منہ سے لگایا ہو گا کہ آپ کی دعا کی برکت سے وہ سب کو پورا ہو جائے اور وہ پورا ہو گیا۔ اسی طرح دعا سے کھانے میں برکت پڑنے کے اَور بھی درجنوں واقعات ہیں جس سے پتا لگتا ہے کہ کس طرح آپ کے باقی کھانے پے، تھوڑے سے کھانے پے اَور لوگ سیر ہوئے۔

پھر بعض دفعہ مہمان بعض تکلیف دہ صورتحال بھی پیدا کر دیتے ہیں اور میزبان کا صبر کا جو دامن ہے وہ چھوٹ جاتا ہے۔ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسی صورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عظیم اور عجیب نمونہ تھا کہ ایک شخص رات مہمان رہتا ہے، پھر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے یا دشمنی کی وجہ سے جان بوجھ کر بستر گندا کر دیتا ہے اور صبح صبح اٹھ کر چلا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بجائے اسے کچھ کہنے کے، کچھ اعتراض کے فوری طور پر خود ہی اس کے بستر کو دھونے لگ جاتے ہیں۔ غرض کہ جس حد تک جا کر مہمان کا حق ادا کرنا ہو سکتا ہے وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں نظر آتا ہے، آپؐ کی سیرت میں نظر آتا ہے۔ جب آپ نے اپنا یہ اسوہ دکھایا تو اسی کا نتیجہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی میں بھی ہمیں مہمانوں کی خاطر قربانیوں کے نمونے نظر آتے ہیں۔

وہ واقعہ بھی اپنی مثال آپ ہے جس کو جب بھی پڑھو ایک نیا لطف آتا ہے کہ جب ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کے لئے اپنے بچوں کو تو بہلا پھسلا کر بھوکا سلا دیتے ہیں اور خود بھی بھوکے رہتے ہیں لیکن مہمان کو کسی قسم کا احساس نہیں ہونے دیتے۔ ایک انصاری کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہمان میرے سپرد کیا تو میں نے گھر آ کر بیوی سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا بس تھوڑا سا کھانا ہے جو بچوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ دونوں نے مشورہ کیا کہ بچوں کو تو کسی طرح سلا دیا جائے۔ پھر مہمان کے سامنے کھانا لاؤ اور کسی بہانے سے چراغ بجھا دو۔ چنانچہ مہمان کے سامنے کھانا لایا گیا اور اسی طرح اپنی چادر ہلا کر گھر والی نے اس چراغ کو بجھا دیا اور پھر یہ بھی فیصلہ ہوا کہ ہم اس طرح ظاہر کریں گے کہ ہم بھی اِس اندھیرے میں کھانا کھا رہے ہیں کیونکہ اگر اس طرح نہ کیا تو ہو سکتا ہے مہمان کا ہاتھ بھی رک جائے اور وہ صحیح طرح نہ کھا سکے۔ کھانا تھوڑا سا تھا۔ بہرحال اس تدبیر سے انہوں نے مہمان کو کھانا کھلایا۔ مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ اگلے دن جب یہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہارا اس تدبیر سے مہمان کو کھانا کھلانا ایسا تھا کہ خدا تعالیٰ بھی اس پر ہنسا۔

صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللّٰہ و یؤثرون علی انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ حدیث نمبر 3798)

پس یہ مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع دی۔ یہ صحابہ اپنی ذات پر بلکہ اپنے بچوں پر بھی مہمانوں کو ترجیح دینے والے تھے۔ یقیناً ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دونوں جہان کی نعمتوں کے وارث بنتے ہیں۔ یہ جذبہ صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اسوہ کو دیکھ کر پیدا ہوا اور آپ کی تعلیم سے پیدا ہوا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 5 صفحہ 233 باب الزای عبد الرحمن بن ابی عمرۃ، عن زید بن خالد حدیث نمبر 5187 دار احیاء التراث العربی 2002ء)

پس یہ معیار ہیں ایک مومن ہونے کے لئے۔ جب ایمان کامل ہونے کی طرف قدم بڑھیں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا بھی شامل حال ہو گی اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے تبھی دونوں جہان کی نعمتوں سے انسان فیضیاب ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مہمان سپرد کرتے تھے تو پھر مہمانوں سے دریافت بھی فرمایا کرتے تھے کہ کیسی مہمان نوازی ہوئی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ قبیلہ عبدالقیس کے مہمانوں کا وفد حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ان کی مہمان نوازی کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انصار ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ صبح جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ رات تمہارے میزبانوں نے تمہاری کیسی خدمت کی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑے اچھے لوگ ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے۔ ہمارے آرام کا خیال رکھا۔ ہمیں عمدہ کھانے کھلائے اور پھر کتاب وسنّت کی تعلیم بھی دیتے رہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 118-119 حدیث وفد عبدالقیس حدیث نمبر 17985 عالم الکتب بیروت 1998ء)

ان کی مجلسیں بھی لگیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی مجلسیں لگیں۔ پس یہ ہیں میزبانوں کے فرائض۔ جن کے گھروں میں مہمان آ رہے ہیں انہیں بھی چاہئے کہ رات کو فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ وقت ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر میں گزارا جائے۔ نیکی کی باتیں کی جائیں اور نیکی کی باتیں سکھائی جائیں۔ ان میں بچے بھی ہوتے ہیں نوجوان بھی ہوتے ہیں۔

ہمارے جلسوں پر علاوہ احمدیوں کے اب غیر از جماعت مہمان بھی کافی تعداد میں آتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر وہ ٹھہرتے ہیں اور ہر جگہ مہمان نوازی کی ٹیم ہے۔ ان ٹیم ممبران کو یا کارکنان کو جو بھی خدمت کرنے والے ہیں ان کو چاہئے کہ ہر قیامگاہ میں اپنے نمونے بھی ایسے دکھائیں کہ آنے والوں کو احساس ہو کہ وہ کسی دینی جلسے میں شرکت کے لئے آئے ہیں نہ کہ دنیاوی میلے میں اور اپنے رویّے، اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں، رات کو یا دن کے کسی حصے میں بھی جب فارغ ہوں تو فارغ بیٹھے ہوئے اِدھر اُدھر کی گپّیں لگانے کی بجائے دین کی باتیں کریں۔ اس کا اثر بھی مہمانوں پر ہو گا۔ ان پر واضح ہو گا کہ یہ لوگ ان دنوں میں دنیا سے مکمل طور پر کنارہ کش ہو کر خالصۃً للّٰہ جمع ہوئے ہیں اور اس جذبے سے خدمت بھی کر رہے ہیں اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے مہمانوں کو بھی اپنے دین کی باتیں سکھا رہے ہیں۔

پس کارکنان کی طرف سے یہ تبلیغ بھی ہوتی ہے اور بچوں اور نوجوانوں کی تربیت بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ ہم نے، جماعت احمدیہ نے ابھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی دُور کا سفر طے کرنا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس بات کو سمجھا تو جہاں انہوں نے مہمان نوازی کا حق آئے ہوئے وفد کو جس کی مثال میں نے دی ہے بہترین رہائش مہیا کر کے، اس کا بندوبست کر کے انہیں بہترین کھانا کھلا کر مہیا کیا وہاں ان کی روحانی دینی اور علمی ضرورت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی تا کہ جب وہ اپنے گھروں میں جائیں تو بہترین رنگ میں اپنوں کی تربیت بھی کر سکیں اور احسن رنگ میں اسلام کا پیغام بھی اپنے علاقے کے لوگوں کو پہنچا سکیں۔

ہمارے نظام میں بھی تربیت اور تبلیغ کے شعبے ہیں۔ جلسے کے دنوں میں اس کی ٹیمیں بھی بنتی ہیں۔ رات کو مختلف قوموں کے ساتھ، طبقوں کے ساتھ بعض اجلاسات بھی ہوتے ہیں۔ پس اپنوں اور غیروں کو یہ روحانی مائدہ کھلانا بھی ڈیوٹی دینے والوں کی ذمہ داری ہے۔ اس کے انتظام بھی احسن رنگ میں کئے جائیں۔ پس ڈیوٹی والوں کو اس بات کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ وہ یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے اپنے عملی نمونے بھی اور ان کی باتیں بھی مہمان نوازی کا حصہ ہیں۔ صرف خدمت کرنا ہی نہیں۔ اس کی طرف بھی ان دنوں میں توجہ دینی چاہئے۔

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مہمان نوازی کے کس طرح کے نمونے دکھائے اور کس طرح تربیت فرمائی اس کی بھی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

مہمان کی عزت اور احترام کا ایک واقعہ ہے۔ ایک دفعہ قادیان میں آئے ہوئے ایک مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں بھی تھے۔ ایک مریدی کا رشتہ بھی تھا اور اس مریدی کے جذبے کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں دبانے لگ گئے۔ اسی دوران میں کمرے کی کھڑکی یا دروازے پر ایک ہندو دوست نے آ کر دستک دی۔ یہ صحابی کہتے ہیں مَیں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی تیزی سے اٹھے اور جا کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 65-66 روایت نمبر 89 بیان فرمودہ میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ)

اب دیکھیں یہاں دو صورتیں ہیں ایک مرید کی جس کے تحت اس کی خواہش پر دبانے کی اجازت دے دی اور دوسری مہمان کی تو مہمان کے حق کی ادائیگی کے لئے فوراً اپنے آقا و مطاع کے ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آئے ہوئے مہمان کی بھی عزت کی اور آنے والے کا احترام کرتے ہوئے خود اس کے لئے دروازہ بھی کھولا۔

ایک واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بہت شریف اور غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب جو پنڈی میں دکان کیا کرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب کہتے ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

"یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 201)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب مَیں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی تو کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سامنے کھڑے دیکھا۔ آپ کے ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ سبحان اللہ! کیا اخلاق ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے خادموں تک کی خدمت میں کتنی لذت پا رہا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 69-70)

بعض خاص علاقے کے لوگوں کے لئے آپ ان کے مزاج کے مطابق کھانا بھی تیار کروایا کرتے تھے۔ گو جلسے کے دنوں میں انتظامی وجوہ کی بناء پر آپ ایک کھانا تیار کرواتے تھے تا کہ زیادہ دقّتیں پیدا نہ ہوں۔ لیکن آجکل تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی جماعت انتظامی لحاظ سے بھی بہت تربیت یافتہ ہو چکی ہے اور والنٹیئر میسر ہیں۔ وسائل بھی ہیں اور بڑے بڑے انتظامات بھی آسانی سے کر سکتی ہے۔ اس لئے جلسے کے انتظامات کے تحت بھی ایک تو عمومی لنگر کا انتظام ہوتا ہے اور دوسرے غیر از جماعت اور خاص علاقے کے لوگوں یا مریضوں کے لئے بھی کھانا بنتا ہے اور اس میں کوئی دقّت بھی نہیں ہے اور حرج بھی نہیں، نہ حرج ہونا چاہئے۔ بعض لوگ بلاوجہ اس قسم کے سوال اٹھا دیتے ہیں کہ کیوں علیحدہ کھانا پک رہا ہے۔ فلاں کے لئے علیحدہ کیوں ہے؟ ان لوگوں کو بھی حوصلہ دکھانا چاہئے۔ ہاں ان خاص غیر (ملکی) مہمانوں کے لئے جو عموماً تبشیر کے مہمان کہلاتے ہیں ان کو بھی یہ بتانے کے لئے کہ عمومی طور پر جلسے میں شامل ہونے والے کیا کھاتے ہیں، لنگر کا کھانا بھی ان کے سامنے رکھنا چاہئے اور بعض لوگ شوق سے یہ کھانا کھاتے بھی ہیں۔ بہرحال اصل چیز یہ ہے کہ تکلّف نہ ہو۔ پہلے انتظام نہیں ہو سکتا تھا تو علیحدہ انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ اب ہو سکتا ہے تو اکرام ضیف کا تقاضا ہے کہ غیر (ملکی) مہمانوں کے لئے انتظام کیا جائے۔ ربوہ میں بھی جب جلسے ہوتے تھے تو ایک پرہیزی لنگر بھی ہوتا تھا اور غیر ملکیوں کے لئے بھی علیحدہ کھانا پکتا تھا۔ پس یہاں بھی اگر ایسا انتظام ہوتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن عموماً احمدیوں کو عمومی انتظام کے تحت جو کچھ پکا ہوا سے ہی کھانا چاہئے اور اسی طرح عہدیداروں کو بھی عام لنگر کا کھانا کھانا چاہئے۔ جو بھی کارکن ہیں، ڈیوٹی والے ہیں، عہدیدار ہیں سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی خاص تکلیف ہو یا کسی وقت وہ کسی خاص مہمان کے ساتھ ڈیوٹی پر ہو تو اس وقت ان کے ساتھ کھانا کھا لیا۔ لیکن عمومی طور پر ہر ایک کو اپنا نمونہ یہی دکھانا چاہئے کہ جو عام کھانا ہے وہی عہدیدار بھی کھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بھی بڑا پسند فرمایا ہے اور انتظامیہ کے تکلف کا اظہار بالکل نہیں ہونا چاہئے یہ آپ نے پسند فرمایا۔ اور یہ بھی آپ نے پسند فرمایا کہ بغیر تکلف کے خاص مہمانوں کو اگر غیر معمولی طور پر treat کرنا پڑے تو کیا جانا چاہئے۔

پھر ایک دفعہ آپ کے زمانے میں بعض مہمانوں کو صحیح طرح کھانا نہیں ملا اور انتظامیہ کی غلطی کی وجہ سے ان کا خیال نہیں رکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعے کی اطلاع دی کہ بعض مہمانوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ لنگر خانے میں رات کو ریاء کیا گیا ہے۔ دکھاوا کیا گیا ہے۔ اس بناء پر یا صحیح طرح خیال نہیں رکھا گیا بعضوں کو کھانا دے دیا جو اپنے تھے اور بعضوں کو نہیں دیا گیا۔ صحیح طرح خدمت نہیں کی گئی۔ اس بناء پر آپ نے لنگر خانے میں کام کرنے والوں کو چھ ماہ کے لئے نکالنے کا بھی ارشاد فرمایا۔ باوجود آپ کی طبیعت کی نرمی کے سزا بھی دی۔ آپ کو مہمانوں کی مہمان نوازی میں ریاء اور کمی برداشت نہیں ہوئی اور آپ نے ان کام کرنے والوں کو سزا دی اور پھر لنگر خانے میں کھانے کا انتظام اپنے سامنے کروایا۔ (تذکرۃ صفحہ 689 ایڈیشن چہارم 2004ء) پس شعبہ مہمان نوازی کو بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ کہیں بھی، کسی کو بھی، کسی بھی رنگ میں تکلیف نہ ہو۔

شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ اس شعبے کے صحیح رنگ میں اور وقت پر کام باقی پروگراموں کو بھی صحیح رنگ میں چلاتے ہیں۔ مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا یا لنگر کا انتظام کرنا ہی نہیں ہے۔ اس میں لنگر کا انتظام بھی ہے۔ کھانا کھلانے کا انتظام بھی ہے۔ سٹوریج اور سپلائی کا انتظام بھی ہے۔ اگر سپلائی وغیرہ میں ذرا سا بھی فرق پڑ جائے تو کھانا پکانے کا انتظام بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ کھانا وقت پر نہیں بنایا جا سکتا اور پھر اس وجہ سے جلسے کے پروگرام بھی بعض دفعہ وقت پر شروع نہیں ہوتے۔ پھر مہمان نوازی میں رہائش کا انتظام بھی ہے۔ بستر مہیا کرنا بھی ذمہ داری ہے۔ جو جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں انہیں صحیح طرح مہیا کیا جائے۔ پھر صفائی کا انتظام بھی ہے۔ اس میں عمومی صفائی بھی ہے اور غسل خانوں کی صفائی بھی ہے۔ پھر پارکنگ کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا انتظام بھی ہے۔ یہ بھی مہمان نوازی میں آتا ہے۔ پارکنگ میں اگر مشکل ہو اور افراتفری ہو پھر جہاں مہمانوں کو دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں جلسے کے پروگرام بھی ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ پھر بارشوں کی وجہ سے راستوں کی تکلیف دور کرنے کا انتظام ہے یہ بھی مہمان نوازی ہے کہ راستوں کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ پھر بوڑھوں معذوروں کے لئے بگھیوں کا انتظام ہے۔ پھر جو دُور دس پندرہ بیس منٹ کی ڈرائیو پر پارکنگ کی جگہیں لی گئی ہیں وہاں سے جلسہ گاہ تک لانے کے لئے شٹل سروس کا انتظام ہے۔ یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ اس کا بھی صحیح انتظام ہونا چاہئے۔

غرضیکہ بہت سے انتظامات ہیں جو مہمان نوازی کے تحت ہی ہیں اور اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی انتظامات تو معمولی ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مہمانوں کو طبّی امداد مہیا کرنا یہ بھی مہمان نوازی ہے۔ پس اسّی فیصد مَیں سمجھتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر جلسے کے کام تو براہ راست مہمان نوازی میں آ جاتے ہیں۔ پس ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے بیج لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

آج 14 اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے۔ اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے اور خود غرض لیڈروں اور مفاد پرست مذہبی رہنماؤں کے عملوں سے ملک کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ عوام الناس کو عقل اور سمجھ بھی عطا کرے کہ وہ ایسے رہنما منتخب کریں جو ایماندار ہوں۔ اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان سب کو اس بات کی حقیقت سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے کہ اس ملک کی بقا اور سالمیت کی ضمانت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے۔ ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں ہی اس ملک کی بقا ہے۔ کہنے کو تو یہ خدا تعالیٰ کا نام لیتے ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ ہم خدا کی خاطر کر رہے ہیں لیکن رب العالمین اور رحمان اور رحیم خدا کے نام پر ہر طرف ظلم کے بازار گرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت للعالمین ہیں ان کے نام پر ظلم کئے جا رہے ہیں۔ احمدی جنہوں نے ملک کے بنانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے، قربانیاں دی ہیں ان پر ظلم کئے جا رہے ہیں لیکن بہرحال پاکستانی احمدیوں نے جہاں بھی وہ ہوں ملک سے وفا کا اظہار ہی کرنا ہے اور اسی لئے دعا بھی کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھے اور ظالموں اور مفاد پرستوں سے اس ملک کو نجات دے۔ ملک کی بقاء اور سالمیت کو خطرہ باہر سے زیادہ اندر کے دشمنوں سے ہے۔ خود غرض اور مفاد پرست لیڈروں اور علماء سے ہے۔ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ملک کو چلائیں تو کوئی بیرونی طاقت ملک کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بہرحال پاکستانی احمدیوں کو اپنے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی حقیقی آزادی نصیب فرمائے اور یہ ملک قائم رہے۔

نماز کے بعد میں کچھ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جن میں سے ایک جنازہ مکرم کمال آفتاب صاحب ابن مکرم رفیق آفتاب صاحب ہڈرز فیلڈ یو کے کا ہے جو 7 اگست 2015ء کو لیڈز ہسپتال میں لیکومیا کے مرض کی وجہ سے 33 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کو مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت بھی ریجنل قائد خدام الاحمدیہ یارک شائر اور سیکرٹری تربیت جماعت ہڈرز فیلڈ ساؤتھ کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ بیماری کے آخری ایام میں ہسپتال میں اپنے کمرے سے ہی لیکومیا ریسرچ کے لئے پچاس ہزار پاؤنڈ اکٹھے کرنے کی مہم چلا رہے تھے۔ زندگی کے آخری سانس تک بےنفس ہو کر مختلف پراجیکٹس میں انسانیت کی خدمت اور تبلیغ میں مصروف رہے۔ خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ بیماری اور کمزوری کے باوجود خدام الاحمدیہ کا جب اجتماع ہوا ہے تو اس موقع پر ہسپتال میں ہی اہتمام کر کے انہوں نے ٹی وی لگوایا اور وہاں سے میرا جو Live ایڈریس تھا اس کو سنا۔

ملکی اخبار جو گارڈین (Guardian) ہے اس نے انہیں 2014ء کے Volunteer of the Year کا اعزاز دیا۔ وفات سے چند دن پہلے مجھے ملنے بھی آئے تھے اور باوجود بیماری کی شدت کے بڑے حوصلے سے اور خوش مزاجی سے وقت گزار رہے تھے۔ یہ کوئی نہیں تھا کہ تکلیف میں ہیں حالانکہ اس وقت بھی ان کی تکلیف کافی تھی۔ ان کا ہمیشہ خلافت سے بڑا وفا کا اظہار اور تعلق تھا۔ ان کے بھائی فاروق صاحب لکھتے ہیں کہ آپ حضرت سیٹھ اللہ دتہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ 1953ء اور 74ء کے حالات میں کمال آفتاب صاحب کے دادا مکرم جمال الدین صاحب کے گھر پر حملہ کی ناکام کوشش کی گئی۔ ان کے دادا جمال الدین صاحب چھ ماہ تک اسیر راہِ مولیٰ بھی رہے۔ کمال صاحب بہت ملنسار، خوش اخلاق، بلند حوصلہ، دوسروں کی مدد کرنے والے ہردلعزیز انسان تھے۔ احمدیوں کے ساتھ غیر احمدی بھی ان کے معترف تھے اور ان کے بارہ میں کبھی کسی سے تعریف کے علاوہ اور کچھ نہیں سنا گیا۔ بڑوں اور چھوٹوں سب میں یہ یکساں مقبول تھے۔ سب سے دوستی کا تعلق تھا۔ والدین کی خدمت کرنے والے اور بہن بھائیوں کا خیال رکھنے والے۔ نمازوں کا باقاعدہ التزام کرنے والے۔ خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش۔ ہیومینٹی فرسٹ کے پروگرام گفٹ آف سائٹ (gift of sight) کے پروجیکٹ لیڈر تھے۔ ایسٹ افریقہ میں آنکھوں کا کلینک بنانے کے منصوبے پر کام کرتے رہے۔ بڑے فعال داعی الی اللہ تھے۔ تبلیغ کا کوئی موقع

کلام الامام

”حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 202)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی وافراد خاندان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی وافراد خاندان

ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ ہسپتال میں اپنے علاج کے دوران بھی ڈاکٹروں اور دیکھ بھال کرنے والوں کا جماعت سے تعارف کروایا بلکہ مجھے خود انہوں نے بتایا تھا کہ میں نے اپنے ہاں ٹی وی لگا لیا ہے۔ ایم ٹی اے کو لگایا ہوا ہے اور پروگرام دکھاتا ہوں۔ ان پروگراموں کے حوالے سے پھر تبلیغ کے رستے بھی کھلتے ہیں۔ مجلس انصار سلطان القلم کے بھی متحرک ممبر تھے۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخباروں کو سو سے زائد انٹرویوز کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔

ایک بھائی ان کے یوسف صاحب ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ جماعت سے کمزور تعلق رکھنے والے خدام و اطفال کو ہمیشہ ذاتی کوششوں اور تعلق کے ذریعہ جماعت کے قریب کرنے کی کوشش کرتے اور ان کے دلوں میں خلافت کے لئے محبت پیدا کرتے۔ بسا اوقات خدام کو لے کر لندن آتے تا کہ مسجد فضل میں نماز پڑھیں اور خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق پیدا ہو۔ خدام کو عمومی طور پر اور عاملہ اور ممبران کو خصوصاً نمازوں کی طرف نہ صرف توجہ دلاتے بلکہ اس کے لئے عملی اقدامات بھی کرتے بلکہ نماز فجر کے لئے بعض خدام کو گھروں سے لے کر آتے۔

بیماری کے متعلق ڈاکٹر حفیظ صاحب کہتے ہیں کہ جب ان کو بیماری کا پتا لگا تو کمال آفتاب نے مجھے بتایا کہ جو خدا کو منظور ہے ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی پریشانی نہیں۔ سو بیماری کی تشخیص کے بعد جوان کو سب سے زیادہ فکر تھی وہ یہ تھی کہ انہوں نے مجھے کہا کہ نیپال کے زلزلے کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کے لئے جو کچھ انٹرویوز تیار کئے جا رہے تھے وہ انٹرویو ضرور آن لائن ہونے چاہئیں تا کہ دنیا کو جماعت کی خدمت انسانیت کا علم ہو۔ یہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میڈیکل نقطہ نظر سے بھی یہ تکلیف دہ صورتحال ہے لیکن ہمیشہ بیماری میں مسکراتے رہے ہسپتال میں بھی قیام کے دوران مجھے کہا کہ ہمیں تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اگر آپ کو انگریزی زبان آتی تو آپ کس قدر تبلیغ کے سامان کرتے۔

عابد وحید ہمارے پریس کے انچارج ہیں وہ کہتے ہیں کہ کمال صاحب نے دیگر جماعتی خدمات کے علاوہ ہمارے دفتر کے لئے بھی میڈیا میں بہت سے نئے رابطے پیدا کئے۔ بیماری کے باوجود ہسپتال سے فون اور ای میلز کے ذریعہ صحافیوں کو جلسے میں شرکت پر آمادہ کر رہے تھے۔ مرکزی میڈیا ٹیم کے قیام کے بعد اکثر فون کر کے ہمارے ایک احمدی آدم واکر ہیں جو ٹیم کے ممبر ہیں ان کی کوششوں کے متعلق دریافت کرتے اور اگر کبھی دیکھتے کہ کمی ہو رہی ہے تو بڑے جذباتی ہو کر کہتے کہ ہمیں کام کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ یہ کہتے ہیں کہ جلسے کی ڈیوٹیوں کے دوران نیند پوری نہ ہونے کے باوجود جب بھی وہ دفتر میں آتے تو ہم سب لوگوں سے زیادہ تازہ دم نظر آ رہے ہوتے تھے اور ان کی مثبت سوچ اور اس طبیعت کا سب پر اچھا اثر پڑتا۔ رابطے بنانے میں بے تکلف تھے۔ بلا جھجک بغیر کسی خوف کے رابطے کر لیتے تھے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اپنی وفات سے بھی احمدیت کا پیغام میڈیا تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ بی بی سی، آئی ٹی وی اور بلفاسٹ ٹیلیگراف وغیرہ نے ان کی وفات پر آرٹیکل شائع کئے۔ معروف شخصیات نے سوشل میڈیا پر کمال صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ جماعت کے کاموں کو سراہا۔ مثلاً آئی ٹی وی کی جرنلسٹ Heather کلارک کہتی ہیں کہ بطور صحافی مجھے الفاظ کی کمی نہیں ہونی چاہئے لیکن کمال صاحب کی وفات پر دلی افسوس ہے کہ اچھے لوگ دنیا سے اتنی جلدی رخصت ہو جاتے ہیں۔ اب ہمیں ان کے نام اور کام کو زندہ رکھنا چاہئے۔

اسی طرح آئی ٹی وی نیوز یارک شائر کی ہیڈ مارگریٹ کہتی ہیں کہ بہت اچھے مہربان انسان تھے۔ ان کو دیکھ کر لگتا تھا کہ انہوں نے خوشی سے بھرپور زندگی گزاری۔ ہم ان کو اپنے ٹی وی پر Tribute دیں گے۔

صدر جماعت ہڈرزفیلڈ کہتے ہیں انتہائی اطاعت گزار تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ جنون کی حد تک عشق تھا جس کو دیکھ کر آپ پر رشک آتا تھا۔ نمازوں میں اور خصوصاً فجر کے بے حد پابند تھے۔ خدمت خلق کا بیحد جذبہ تھا، شوق تھا اور کبھی رپورٹ میں دیر بھی ہو جاتی اور میں پوچھتا تو فوری طور پہ معافی مانگتے۔ ان کے چیریٹی ورک کی بھی غیر از جماعت بڑی تعریف کرتے ہیں۔ یہ تو سارے ہی لکھ رہے ہیں کہ تبلیغ کا بڑا شوق تھا اور جب بھی موقع ملتا تبلیغ کرتے۔

ہارٹلے پول سے محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ گزشتہ سال دسمبر میں ہمیں وقف عارضی پر آئرلینڈ جانے کی توفیق ملی۔ آپ ریجنل قائد تھے اور میں قائد مجلس تھا لیکن آپ نے امیر قافلہ مجھے مقرر کر دیا اور پورے سفر کے دوران میں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ کمال صاحب نے خاکسار کی عزت اور احترام اور اطاعت کرنے میں کوئی کمی دکھائی ہو۔ نماز تہجد کا خاص اہتمام کرتے اور جوش اور جذبے سے تبلیغ کرتے۔

آئرلینڈ کے ہمارے مبلغ ابراہیم نونن صاحب ہیں۔ ان سے پوچھتے کہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والوں کو کس طرح تبلیغ کرنی چاہئے اور کہتے ہیں دوران سفر ایک خادم جو ہمارے ساتھ تھے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلائی اور بعد میں امتحان بھی لیا۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے جو باقی خدمت کرنے والے ہیں وہ سب بھی ان کی تعریف کر رہے ہیں۔

ہڈرزفیلڈ کے ایک سابق صدر ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ میں ان کو بچپن سے جانتا تھا۔ دوسرے بچوں سے مختلف طبیعت تھی۔ نہ لڑتے جھگڑتے تھے اور نہ ہی شوخ مزاج تھے۔ بڑوں کا احترام بچپن سے ہی کرتے تھے۔ جماعتی خدمت کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ حقیقی طور پر اپنے عہد کا پاس کرنے والے تھے۔ بطور داعی الی اللہ کامیاب مبلغ تھے۔ جہاں بھی موقع ملتا تبلیغ شروع کر دیتے۔ اپنے کام آنے والے لوگوں کو کثرت سے جماعتی لٹریچر دیتے اور جماعتی فنکشنوں پر آنے کی دعوت دیتے۔ ان کا بڑا وسیع حلقہ تھا اور ہر جگہ ان کا پیغام پہنچتا۔

ایک خادم لکھتے ہیں کہ دھیمے مزاج کے مالک تھے اور ہر وقت خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھتے تھے اور یہ نہیں کہ آگے آگے آئیں بلکہ پیچھے رہ کر کام کرنے کا انہیں زیادہ لطف آتا تھا۔ کبھی اس نیت سے کام نہیں کرتے تھے کہ کوئی آپ کی تعریف کرے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق کے متعلق دوسروں کو نصیحت کرتے رہتے۔ قرآن و حدیث سے گہرا لگاؤ تھا۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ذوق شوق سے کرتے۔ جب بھی کوئی کتاب انگریزی میں ملتی فوراً دوسروں کو اس کے متعلق آگاہ کرتے کہ فلاں کتاب کا ترجمہ اب انگریزی میں میسر ہے اسے پڑھو۔ غرض کہ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بوڑھے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی تسکین اور تسلی کے سامان پیدا فرمائے۔ ان کے جو باقی بھائی وغیرہ ہیں، عزیز ہیں، قریبی ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ صبر و حوصلہ دے۔

دوسرا جنازہ مکرم محمد نعیم اعوان صاحب کا ہے جو مشتاق اعوان صاحب جرمنی کے بیٹے تھے۔ 36 سال کی عمر میں وہاں جرمنی میں دریائے رائن میں ڈوب کر ان کی وفات ہوئی۔ ساتھ ہی ان کا بارہ سال کا ایک بیٹا تھا وہ بھی ڈوب گیا۔ دونوں باپ بیٹا کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نعیم اعوان صاحب 31 جولائی کو جرمنی گئے تھے۔ آجکل یہاں رہتے تھے۔ اپنی اہلیہ اور تین بچوں کے ساتھ والدین کو ملنے گئے اور وہیں تفریح کرتے ہوئے رائن کے ریتلے کنارے کے قریب ہلکے پانی میں بچوں کے ساتھ نہا رہے تھے کہ دو بڑی کشتیاں فیری (ferry) وہاں سے گزریں تو اچانک پانی کی اونچی لہریں آئیں اور اونچی لہروں کا جو ریلا تھا اس کی وجہ سے ان کی فیملی کے پانچ افراد اس ریلے کی زد میں آ گئے اور پانی نے اپنے اندر کھینچ لیا۔ لیکن موقع پر موجود ایک جرمن شخص نے تین افراد کو تو کوشش کر کے نکال لیا تاہم جب نعیم صاحب نے اپنے بیٹے کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو اس کی جان بچانے کے لئے آپ نے چھلانگ لگائی یا آگے بڑھے، میرا خیال ہے شاید پانی میں پہلے ہی تھے لیکن دونوں باپ بیٹا پانی کی تیز لہروں میں بہہ گئے۔ اگلے دن ان کے بیٹے کی نعش ملی۔ ان کی نعش تو اس دن رات کو مل گئی تھی۔ لیکن بیٹے کی اگلے دن ملی۔

مرحوم مولوی محمد اسحاق صاحب آف قصور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے اور مکرم مبارک علی اعوان شہید لاہور کے بھتیجے تھے۔ جرمنی کی جماعت اُوز (Usingen) میں بطور قائد مجلس کے خدمت کی توفیق ملی۔ بیت الہدیٰ اُوز (Usingen) کی تعمیر کے دوران وقار عمل میں غیر معمولی وقت دیا۔ جنوری 2005ء میں اپنی فیملی سمیت یوکے آ گئے۔ یہاں بھی آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے فعال رکن تھے۔ باقاعدگی سے مسجد میں نمازوں کے لئے آنا، سکیورٹی کی ڈیوٹی دینا اور اس کے علاوہ وقار عمل میں بھرپور حصہ لینا۔ ان کو عمرہ کی سعادت بھی 2012ء میں ملی۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں عزیزہ راضیہ اعوان دس سال اور عزیزہ نتاشہ اعوان چودہ سال اور والدین اور تین چھوٹے بھائی اور بہن چھوڑے ہیں۔

فاروق آفتاب جو خدام الاحمدیہ کے معتمد ہیں میں نے جو پہلے کمال آفتاب کے جنازے کا بتایا تھا ان کے بھائی ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ نعیم اعوان صاحب کو میں کئی سالوں سے جانتا تھا۔ بہت خوش اخلاق، نیک اور دوسروں کی مدد کرنے والے انسان تھے۔ کچھ عرصہ پہلے تک انہیں کافی مسائل کا سامنا تھا لیکن انہوں نے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا اور نہ کبھی کوئی مدد لی۔ اس لحاظ سے بھی ایک نمونہ تھے۔ مسجد فضل لندن کے قائد حلقہ جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ دوسروں کی مدد بہت آگے بڑھ کر کرتے لیکن خود کسی پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ کسی کو اپنی مشکلات نہیں بتاتے تھے۔ اسی طرح بادہمبرگ (Bad Homburg) جرمنی کے ایک صدر جماعت ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں 3 اگست سوموار کو جرمن احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست ہونا تھی۔ کہتے ہیں میں نماز سینٹر میں کام کا جائزہ لینے پہنچا تو وہاں نعیم اعوان صاحب جو اپنے بہن بھائیوں کو ملنے، والدین کو ملنے گئے ہوئے تھے ان کو بھی دیکھا کام کر رہے ہیں۔ مجھے انہیں دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اِنہوں نے پوچھا کہ آپ یہاں کس طرح آ گئے تو انہوں نے کہا اپنے بھائی کے ساتھ آ گیا ہوں تا کہ میں بھی اس خدمت میں حصہ لے سکوں اور اس تبلیغی نشست میں میرا بھی کچھ حصہ ہو جائے۔

یوکے میں ہر جلسے میں خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کے ایک دوست عاصم صاحب لکھتے ہیں جلسے سے تقریباً ایک ماہ قبل چھٹی لے کر پورا مہینہ روزانہ صبح سے لے کر شام تک حدیقۃ المہدی میں وقار عمل میں حصہ لیتے۔ بہت محنت اور ایمانداری سے فرائض انجام دیتے۔ بڑے سخت جان قسم کے تھے اور بڑی محنت سے کام کیا کرتے تھے۔ ہر قسم کے بھاری کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی بچیوں کا بھی خود کفیل ہو۔

☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی جون 2015

مسجد بیت السلام (Iserlohn) کا سنگ بنیاد اور مسجد بیت القادر (Vechta) کے افتتاح کا شاندار پروگرام

- اگر ہم سب جماعت احمدیہ کے ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" پر عمل کریں گے تو پوری دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے (کاؤنٹی کمشنر Mr Thomas Gemke)
- میں اس لئے خوشی کے ساتھ یہاں آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہمارے شہر میں امن کے قیام کے لئے، شہر کی ترقی کے لئے کوشاں ہے (ممبر صوبائی اسمبلی Mr Michael Scheffler)
- جماعت مسجد بنا کر لوگوں کا خوف دور کر رہی ہے (شہر Hemer کے میئر Mr Michael Esken)

مسجد بیت السلام آئزرلون کے سنگ بنیاد کے موقع پر جرمن مہمانوں کے ایڈریس

✿ جماعت احمدیہ کے ممبران جو اس مسجد کو بنانے والے ہیں وہ اس عمارت کی خوبصورتی کو اپنے کردار کے حسن سے بھی نکھاریں گے تا کہ جو خوبصورت کردار یہاں کے لوگوں کا ہے اس میں مزید اضافہ کرنے والے ہوں۔ ✿ صرف عبادت کا حق ادا کرنے سے مسجد کا مقصد پورا نہیں ہوتا جب تک کہ انسانی قدروں کا بھی اعلیٰ درجہ تک خیال نہ رکھا جائے۔ اور میرے مذہب میں انسانی قدریں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کے بغیر مذہب نامکمل ہے۔ ✿ مَیں اس بات کا بھی قائل ہوں کہ اظہار کی آزادی کے ساتھ دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اگر میں کسی دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھتا اور صرف اپنی آزادی کا ہی قائل ہوں تو پھر اس آزادی سے بعض دفعہ نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ محبت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آزادی کے ساتھ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم جماعت احمدیہ کے ممبران اس کی ہمیشہ پابندی کریں گے۔ پہلے بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ اور دوسروں سے بھی اُمید رکھتے ہیں کہ آزادی کو لامحدود نہ کردیں۔ آزادی کی کچھ حدود مقرر کریں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال بھی رکھیں۔

مسجد بیت السلام آئزرلون کے سنگ بنیاد کی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

- حضور انور کا وجود بہت positive لگا میں ان کے وجود سے متاثر ہوں آپ ایک امن پسند شخصیت لگتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ سب کے ساتھ آپکا گہرا تعلق ہے۔ (ایک مہمان)
- مجھے حضور انور کی یہ باتیں اچھی لگیں کہ یہاں کے رہنے والے سب مسلمان اور عیسائی وغیرہ جرمن ہیں اور اُن میں کوئی امتیاز نہیں۔ دوسری یہ کہ جب تک پہلے حصہ یعنی انسانوں سے تعلق کو صحیح نہیں کرو گے تب تک دوسرا حصہ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اُس کی عبادت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (مقامی ہسپتال کے CEO)
- حضور انور کے خطاب میں یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ یہ علاقہ تو خوبصورت ہے ہی مگر خود خوبصورت انسان بن کر اس علاقہ کو حقیقی طور پر خوبصورت کریں اور علاقہ کے لئے مفید بنیں۔ (ایک جرمن مہمان Muhs Joseph صاحب)
- اگر یہی اسلام ہے جو خلیفۃ المسیح نے پیش کیا ہے تو پھر یہ اسلام یقیناً جلد پھیلے گا اور اس اسلام کے خلاف کسی انسان کے ذہن میں کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔ (ایک خاتون پولیس افسر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سُننے کے بعد مہمانوں کے تاثرات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

9 جون 2015ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

"مسجد بیت السلام" کا سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق ISERLOHN شہر میں مسجد بیت السلام کے سنگ بنیاد اور VECHTA شہر میں مسجد بیت القادر کے افتتاح کی تقاریب تھیں۔

ان دونوں تقاریب کے بعد رات کا قیام جماعت OSNABRUK میں تھا اور پھر یہاں سے اگلے روز لندن کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجکر 45 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ بیت السبوح کا بیرونی احاطہ احباب جماعت مرد و خواتین، بچوں اور بچیوں سے بھرا ہوا تھا۔ بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔

احباب جماعت دورویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ فرنکفرٹ سے ISERLOHN کا فاصلہ 203 کلومیٹر ہے۔ ایک گھنٹہ 55 منٹ کے سفر کے بعد بارہ بجکر 40 منٹ پر ہوٹل VIERJAHRESZEITEN میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق سنگ بنیاد کی تقریب کے حوالہ سے یہاں محدود وقت کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

ایک بجکر پانچ منٹ پر یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت السلام کے سنگ بنیاد کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ قطعہ زمین ISERLOHN شہر کے ایک معروف حصہ میں ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے روانہ ہوئے تو پولیس کے دو موٹر سائیکل سواروں نے قافلہ کو اسکورٹ کیا۔ پانچ منٹ کے سفر کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی قطعہ زمین پر پہنچی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و زن اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ مقامی جماعت کے احباب آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ آج ان کے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا دن آیا تھا۔ ان کی بستی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا۔ احباب جماعت بلند آواز میں نعرے بلند کر رہے تھے۔ اور بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔

لوکل صدر جماعت مکرم رؤف احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ سفیر الرحمن صاحب ناصر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں باقاعدہ تقریب کا

آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم سفیر الرحمن صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی اور عزیزم سعادت احمد صاحب نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے اس شہر کے تعارف میں بتایا کہ یہ شہر ISERLOHN جرمنی کے ایک خاص علاقہ RUHRGEBIET کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ شہر پروٹسٹنٹ چرچ کے مغربی علاقہ کا مرکز ہے۔ اس شہر میں پہلے سے مسلمانوں کی تین مساجد موجود ہیں اور اب ہم چوتھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔

اس شہر میں جماعت کا قیام 1992 میں عمل میں آیا اور ایک ہال کرایہ پر لے کر جماعتی پروگرام ہوتے تھے۔ جماعت کی تعداد بڑھنے سے اب یہ ہال چھوٹا ہو گیا تھا۔

مسجد کے لئے موجودہ قطعہ زمین 2009 میں دیکھا گیا اور نومبر 2010 میں اس کا معاہدہ ہوا۔ یہ قطعہ زمین 1615 مربع میٹر ہے اور 96715 یورو میں خریدا گیا ہے۔ اس مسجد میں مردانہ اور خواتین کے نماز کے ہال کے علاوہ 12 میٹر بلند مینار تعمیر ہوگا اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہوگا۔ 13 گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔

غیر مسلم جرمن معززین کے خطاب

☆ امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد کاؤنٹی کمشنر Mr.THOMAS GEMKE صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! یہ میرے لئے خوش نصیبی ہے کہ آپ کے ساتھ بات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں یہاں کے ضلع کی طرف سے بھی خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

ISERLOHN شہر جہاں واقع ہے یہ علاقہ نہایت خوبصورت ہے۔ اس شہر میں مختلف انڈسٹریز موجود ہیں اور آج سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس علاقہ کی یہ پہلی مسجد ہے جو بالکل نئے سرے سے بن رہی ہے۔

موصوف نے کہا جب مختلف کلچر اور قوموں کے لوگ ایک جگہ پر رہیں تو ضروری ہے کہ سب ایک دوسرے سے پیار اور عزت سے پیش آئیں۔ سب برابر ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کرنا سب کا حق ہے اور سب کو آزادی ہے۔ جب یہاں مسجد بن جائے گی تو یہ ایک ایسی جگہ ہوگی جہاں ہم سب مل کر اکٹھے ہو کر گفتگو کر سکیں گے اور ایک دوسرے کے بارہ میں جان سکیں گے۔

موصوف نے کہا ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ مسلمان اِدھر امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم سب جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پر عمل کریں گے تو پوری دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آخر پر موصوف نے ایک بار پھر آج کی دعوت کا شکریہ ادا کیا۔

★ بعد ازاں ممبر صوبائی اسمبلی Mr.MICHAEL SCHEFFLER صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! سب سے قبل میں اس بات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ میں بہت خوشی کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ میں اس لئے خوشی کے ساتھ یہاں آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہمارے شہر میں امن کے قیام کے لئے، شہر کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ نیز جماعت نے چند دن قبل یہاں شجر کاری کا پروگرام کیا ہے۔

موصوف نے کہا آپ کا پیغام امن کا پیغام ہے۔ جو لوگ اس امن کے پیغام کو لے کر اس شہر میں چلتے ہیں، یہاں رہتے ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

موصوف نے کہا رواداری، احترام اور INTEGRATION مل جل کر رہنے کے لئے نہایت اہم ہے اور یہ ایسی باتیں ہیں جو احمدیہ مسلم جماعت میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔

موصوف نے کہا وہ تمام عوام کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور مسجد کے افتتاح کے انتظار میں ہیں۔ موصوف نے کہا کہ مسجد کی تعمیر اس بات کی علامت ہے کہ آپ یہاں امن کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح آپس میں اتفاق پیدا کیا جا سکتا ہے۔

موصوف نے کہا جماعت INTEGRATION میں پیش پیش ہے۔ ان کا ماٹو امن سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ جماعت اپنا خطبہ جمعہ بھی جرمن زبان میں ضرور پیش کرتی ہے۔ موصوف نے کہا یہاں جرمنی میں 4.1 ملین مسلمان آباد ہیں اور 210 مساجد ادھر پائی جاتی ہیں۔ اس علاقہ میں 153 مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں اور سب امن اور محبت سے رہتے ہیں۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کھلے دل سے پیش آئیں اور اس میں مساجد اور گرجوں کا بھی خاص کردار ہے کہ وہ کس طرح نوجوانوں کو مذہب سے جوڑیں اور سمجھائیں کہ ایک دوسرے سے امن اور رواداری کا سلوک کرو۔

اس کے بعد شہر HEMER کے میئر Mr.MICHAEL ESKEN نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ میئر نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ سب کچھ اعلانیہ کرتی ہے اور اپنا یہ پروگرام بھی خفیہ طور پر نہیں کر رہی بلکہ سب کے ساتھ مل کر یہ پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ میں جماعت کی دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میئر نے کہا یہاں بھی ہمسایوں کی طرف سے تحفظات کا اظہار ہونا شروع ہو گیا تھا جب ان کو معلوم ہوا کہ یہاں مسجد کے لئے جگہ حاصل کی جاری ہے۔ لیکن اس کے لئے جماعت کی طرف سے بہت سی معلوماتی نشستیں منعقد کی گئیں اور ان کے ذریعہ لوگوں کے شبہات دور کئے گئے اور ان کا خوف جاتا رہا اور اسلام کی جو غلط تصویر تھی وہ درست ہو گئی اور نفرتیں محبتوں میں بدل گئیں۔ جماعت مسجد بنا کر لوگوں کا خوف دور کر رہی ہے۔

موصوف نے کہا: آخر پر ایک بار پھر سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

☆ اس کے بعد ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہاں جماعت احمدیہ کو مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ امیر صاحب نے اپنے تعارفی خطاب میں ایک بات یہ بھی کہی کہ بڑا خوبصورت علاقہ ہے اور یقیناً یہ بات ان کی صحیح ہے۔ کیونکہ رستے میں آتے ہوئے بھی اور یہاں بھی، جتنا علاقہ میں نے دیکھا ہے، راستے میں ایک ہوٹل میں رُکے تھے اس کے پانچویں فلور سے میں نے نظارہ کیا تھا، تو یہ بہت خوبصورت علاقہ ہے۔ اور علاقہ کی خوبصورتی اس وقت اور بھی نکھرتی ہے جب اُس علاقہ میں رہنے والے لوگ بھی خوبصورت ہوں اور انسانوں کی خوبصورتی صرف شکلوں کی خوبصورتی نہیں ہوتی بلکہ ان کے کردار کی خوبصورتی ہوتی ہے۔ اور یہ بات عموماً اس قوم میں پائی جاتی ہے کہ یہ اعلیٰ کردار کے لوگ ہیں اور یقیناً یہاں جب قدرت نے انہیں خوبصورتی دی تو اس کے ساتھ ان کے کردار کی خوبصورتی نے اس علاقہ کو اور بھی خوبصورت بنا دیا اور آپ لوگوں کو خوبصورت بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خوبصورتی میں اضافہ بعض دفعہ انسان اپنی کوشش سے بھی کرتا رہتا ہے اور عمارات بھی علاقہ کو خوبصورت بناتی ہیں۔ امیر صاحب نے کہا کہ امید ہے کہ یہاں ایک خوبصورت مسجد بنے گی۔ خوبصورت مسجد کی بات ہوئی تو یہ بھی بتا دوں کہ عمارت کی خوبصورتی ایک ظاہری حسن تو ہے اور اس سے کئی گنا بڑھ کر حسن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی قدرت کے نظاروں میں دیا ہوا ہے۔ اس لئے ایک انسانی کوشش سے ایک خوبصورت عمارت بنانا کوئی بہت اعلیٰ بات نہیں ہے۔ کسی بھی عبادت گاہ کا اصل حسن اُن لوگوں سے ہوتا ہے جو اُس کو عبادت گاہ بناتے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ممبران جو اس مسجد کو بنانے والے ہیں وہ اس عمارت کی خوبصورتی کو اپنے کردار کے حسن سے بھی نکھاریں گے تا کہ جو خوبصورت کردار یہاں کے لوگوں کا ہے اس میں مزید اضافہ کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر مساجد کا حسن عبادت کا حق ادا کرنے سے ہوتا ہے۔ مساجد تو بنائی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور خدا کی عبادت کی جائے۔ پس اصل حسن اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب وہ لوگ عبادت کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں اور جس خدا نے پیدا کیا ہے اس کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی جو انسانیت ہے، جو اللہ کی مخلوق ہے، اس کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ صرف عبادت کا حق ادا کرنے سے مسجد کا مقصد پورا نہیں ہوتا جب تک کہ انسانی قدروں کا بھی اعلیٰ درجہ تک خیال نہ رکھا جائے۔ اور میرے مذہب میں انسانی قدریں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کے بغیر مذہب نامکمل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے تو خوشی ہو گی کہ اس مسجد کی خوبصورتی میں یہاں آنے والے احمدی اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور مخلوق کا حق ادا کر کے اسے خوبصورت بنائیں۔ اور جب یہ خوبصورتی ہو گی تو پھر بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے جس کا ہمارے نیشنل امیر صاحب نے ذکر کیا، بعض جگہ تھوڑی بہت مخالفت بھی ہوئی، وہ خود بخود مسجد بننے کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال میں ان تمام مددگاروں کا، ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جن میں میئر صاحب بھی شامل ہیں، ان کی کونسل بھی شامل ہے، یہاں کے لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے اس مسجد کو بنانے کی اجازت لینے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ یہ بھی میری دعا ہے کہ ان لوگوں کی طرف سے جس اعلیٰ ظرف کا مظاہرہ کیا گیا ہے یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور جماعت احمدیہ کے ممبران اور مقامی لوگوں کے آپس کے تعلقات مزید بڑھتے چلے جائیں۔ جماعت احمدیہ کے ممبران بھی اس شہر کے شہری ہیں اور اس لحاظ سے ان کے بھی وہی فرائض ہیں جو ہر شہر کے شہری اور ملک کے شہری کے

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ہونے چاہئیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، میری خوشی اسی میں ہوگی کہ اپنا کردار ادا کرے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کردار ادا کرے گی۔ اور بھرپور کوشش کرے گی کہ یہ جو آپس کے تعلقات ہیں ان میں اگر بعض لوگوں کے تحفظات ہیں تو وہ تحفظات انشاء اللہ تعالیٰ دور ہوں گے۔ اور تمام مخالفتیں اگر کوئی رہ گئی ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ختم ہوجائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کمشنر صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ یہاں ہر ایک کو آزادی سے بات کرنے کا حق ہے۔ اور آزادی سے اظہار خیال کرنا چاہئے اور یہ اجازت ہر شہری کو ہے۔ یقیناً ہونی چاہئے لیکن ہم ساتھ یہ بھی کہتے ہیں اور میں اس بات کا بھی قائل ہوں کہ اظہار کی آزادی کے ساتھ دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اگر میں کسی دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھتا اور صرف اپنی آزادی کا ہی قائل ہوں تو پھر اس آزادی سے بعض دفعہ نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ محبت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آزادی کے ساتھ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم جماعت احمدیہ کے ممبران اس کی ہمیشہ پابندی کریں گے۔ پہلے بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ اور دوسروں سے بھی اُمید رکھتے ہیں کہ آزادی کو لامحدود نہ کر دیں۔ آزادی کی کچھ حدود مقرر کریں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال بھی رکھیں۔ اسی طرح ایک معاشرے میں امن اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں طرف سے اس کی توفیق دے۔ جس بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں، مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، یہودی ہوں یا کسی بھی مذہب کے ہوں انسانی قدروں کو سامنے رکھتے ہوئے ایک دوسرے جذبات کا بھی خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایم پی اے صاحب نے بھی بتایا کہ امن کا پیغام بڑی اہمیت رکھتا ہے اور امن کے پیغام والے کو یہاں بہت خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ یہ صرف یہیں کی بات نہیں۔ میرے خیال میں کہ دنیا میں ہر جگہ جہاں عقلمند انسان رہتے ہیں، امن کے پیغام کو، محبت کے پیغام کو خوش آمدید کہا جاتا ہے اور کہا جانا چاہئے۔ تو بہرحال اس حوالہ سے بھی میں شہر کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے برداشت اور امن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہم لوگوں کو، جماعت احمدیہ کے ممبران کو، جو امن کا پرچار کرنے والے ہیں، محبت کا پرچار کرنے والے ہیں اپنے شہر میں عبادت کرنے کیلئے جگہ فراہم کرنے کی اجازت مہیا فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ہمسایہ شہر کے مئیر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک بات انہوں نے یہ بھی کہی یا جو ترجمہ میں سنی گئی کہ مذہب کی اتنی اہمیت نہیں ہے بلکہ امن اور محبت کی فضا کی زیادہ اہمیت ہے۔ آپس کے جو تعلقات ہیں ان کی زیادہ اہمیت ہے۔ یقیناً میرے نزدیک تو مذہب کی اہمیت ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں اور اسی کی میں ہمیشہ جماعت کو تلقین بھی کرتا ہوں اور یہی اسلامی تعلیم بھی ہے کہ انسانی قدریں سب سے زیادہ اہم ہیں۔ پہلے بھی میں نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی مذہب انسانی قدروں کا خیال نہیں رکھتا تو مذہب اپنا مذہب ہونے کا حق بھی ادا نہیں کر رہا اور ایسا مذہب پھر بے فائدہ ہے جو دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرواتا۔ پس بعض جگہ بعض دفعہ ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں کہ انسانوں کے حقوق ادا کرنا عبادت بن جاتا ہے اور یہی مذہب کی تعلیم ہے۔ یہی میرے مذہب کی تعلیم ہے کہ عبادت صرف مسجد میں آکر نماز پڑھنا نہیں بلکہ انسانوں کی خدمت کرنا اور ان کے حق ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ اور جو حق ادا نہیں کرتے صرف یہ سمجھتے ہیں کہ مسجد میں آگئے اور نمازیں پڑھ لیں تو قرآن کریم کہتا ہے کہ ایسے نماز پڑھنے والوں کی عبادتیں قبول نہیں ہوتیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر تم دونوں طرح کے حقوق ادا نہیں کرو گے اپنے پیدا کرنے والے کا حق اور اس کی مخلوق کا حق تو پھر تمہاری عبادتیں بے فائدہ ہیں اور تمہارے مذہب کی تعلیم بے فائدہ ہے اور تمہارا اپنے آپ کو کسی مذہب سے منسلک کرنا بے فائدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ تعلیم ہے جس کا جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ پرچار کرتی ہے اور اسی وجہ سے ہم ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی بات کرتے ہیں اور یہی چیز ہے جس کے لئے ہم مساجد بھی بناتے ہیں تا کہ مساجد بننے کے بعد جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف مزید بڑھے اور مجھے اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ یہ تعارف اس مسجد کے بننے کے بعد مزید بڑھے گا اور جو لوگوں کے دلوں میں معمولی خدشات ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دور ہوجائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی جزا دے جنہوں نے مدد کی اور اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کو بھی توفیق دے کہ جب یہ مسجد بن جائے تو اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہاں کے لوگوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور انسانی قدروں کو ہمیشہ فوقیت دینے والے ہوں۔ تبھی ان کی عبادتیں بھی قبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دو بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد بیت السلام کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے مسجد کی بنیاد کی اینٹ رکھی۔ پھر بعد ازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جرمنی
2۔ کاؤنٹی کمشنر Mr Thomas Gemke
3۔ ممبر آف پارلیمنٹ Mr Michael Scheffler
4۔ Hemer شہر کے میئر Mr Machael Esken
5۔ خاکسار عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر
6۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی
7۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال
8۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری
9۔ مکرم سید سلمان شاہ صاحب ریجنل مبلغ
10۔ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی
11۔ مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
12۔ مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی
13۔ مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب نیشنل سیکرٹری وقف قرآن و وقف عارضی
14۔ مکرم چوہدری عظمت علی صاحب ریجنل امیر
15۔ مکرم رؤف احمد صاحب صدر جماعت ایزالون
16۔ مکرم طاہر محمود صاحب لوکل سیکرٹری مال و سیکرٹری ضیافت
17۔ مکرم عبد المالک صاحب ممبر جماعت ایزالون (مردوں میں سے سینئر سٹیزن کے نمائندہ)
18۔ مکرم محمد صادق ناصر صاحب زعیم انصار اللہ ایزالون
19۔ مکرم بشارت محمود صاحب قائد مجلس ایزالون
20۔ مکرمہ شہناز اختر صاحبہ صدر لجنہ ایزالون
21۔ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ ممبر لجنہ جماعت ایزالون (عورتوں میں سے سینئر سٹیزن کی نمائندہ)
22۔ عزیزہ نائلہ محمود صاحبہ، واقفہ نو
23۔ عزیزم فاران احمد ملک صاحب، واقف نو

★ سنگِ بنیاد کی تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

★ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

★ ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد لوکل انتظامیہ اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

★ بعد ازاں دو بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس ہوٹل تشریف لے آئے اور کچھ دیر وہاں ہوٹل میں قیام فرمایا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

★ مسجد بیت السلام کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطاب فرمایا اس کا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

★ ایک صاحب نے کہا کہ حضور انور کا وجود بہت positive لگا۔ میں ان کے وجود سے متاثر ہوں اور آپ ایک امن پسند شخصیت لگتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ سب کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جو لوگ اسلام سے نفرت کرتے ہیں انہیں یہ بیوقوفانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ بغیر معلومات حاصل کئے کسی کے بارہ میں کوئی غلط تصور یا نفرت پیدا کرلیں۔

★ ایک صاحب نے کہا کہ حضور انور کے وجود سے متاثر ہوا ہوں اور آپ کا وجود بہت مثبت معلوم ہوتا ہے۔ مگر مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ مجھے کبھی اسلام سے کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ آپ کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت اہم پیغام ہے۔

★ مقامی ہسپتال کے CEO نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور کا وجود نہایت positive معلوم ہوتا ہے اور آپ سے انسانوں کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کی طرف سے پیش کردہ اسلامی تعلیم اس اسلام کے بالکل برخلاف ہے جو میڈیا میں دکھایا جاتا ہے۔ مجھے حضور انور کے خطاب میں سے خاص طور پر یہ دو باتیں اچھی لگیں کہ یہاں کے رہنے والے سب مسلمان اور عیسائی وغیرہ جرمن ہیں اور اُن میں کوئی امتیاز نہیں۔ دوسری بات یہ اچھی لگی کہ جب تک پہلے حصہ یعنی انسانوں سے تعلق کو صحیح نہیں کرو گے تب تک دوسرا حصہ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اُس کی عبادت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

★ ایک اور دوست Muhs Joseph نے کہا کہ: حضور انور کا وجود نہایت امن پسند اور معزز ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ اپنے خلیفہ کی عزت بہت زیادہ کرتے ہیں۔ حضور انور کے خطاب میں یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ یہ علاقہ تو خوبصورت ہے ہی مگر خود خوبصورت انسان بن کر اس علاقہ کو حقیقی طور پر خوبصورت کریں اور علاقہ کے لئے مفید بنیں۔

★ اسی طرح ایک خاتون Brigitte صاحبہ کہنے لگیں کہ: آپ کا وجود کچھ پوپ جیسا یعنی مذہبی رہنما جیسا لگتا ہے۔ آپ کے اندر ایک عجیب طاقت اور کشش موجود ہے اور آپ کا ایک خاص تعلق خدا تعالیٰ سے محسوس

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلة باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی وافراد خاندان

ہوتا ہے۔ آپ کے خطاب میں سے یہ بات پسند آئی کہ اندرونی خوبصورتی حقیقی خوبصورتی ہے۔

★ شہر کی integration آفس کی ممبر Erbil Eren صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: یہ فنکشن کامیاب تھا اور مجھے آج پتہ چلا کہ ہاتھ نہ ملانے کے باوجود معاشرہ کو بہتر کرنے کے لئے اخلاقی طور پر hand in hand چلنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور کا وجود بہت ہمدرد وجود لگتا ہے اور آپ کے الفاظ بہت اعلیٰ تھے خاص طور پر اندرونی خوبصورتی کے بارہ میں۔

★ ایک عورت اور ایک مرد پولیس افسر بھی اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

ہمیں یہ بات بہت اچھی لگی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں بیٹھے بیٹھے ہی دوسرے مقررین کی باتوں کو نوٹ کیا اور انہی باتوں کے حوالہ سے اپنا خطاب فرمایا۔ یہاں کے مقررین کی باتوں کو نوٹ کر کے انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پیرایہ میں بیان کیا۔ یہی حقیقی integration ہے۔

خاتون پولیس افسر نے کہا کہ جس اسلام کو ہم پولیس والے دیکھتے ہیں اس میں تو شدت اور سختی پائی جاتی ہے لیکن میں نے خلیفۃ المسیح کی اسلام کے بارہ میں باتیں سنی ہیں اور اگر یہی اسلام ہے جو خلیفۃ المسیح نے پیش کیا ہے تو پھر یہ اسلام یقیناً جلد پھیلے گا اور اس اسلام کے خلاف کسی انسان کے ذہن میں کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

★ ایک عمر رسیدہ آدمی جو pirates party کے ممبر ہیں اور پارٹی میں اثر ورسوخ رکھتے ہیں وہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چہرہ پر ایک خاص سکون اور اطمینان ہے۔ آپ کی تقریر بہت عمدہ تھی۔

★ ایک دوست جو old home میں رہتے ہیں اور ترکی جماعت کو بھی جانتے ہیں وہ کہنے لگے کہ ترکوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمیشہ تحفظات کا اظہار کیا ہے لیکن اس کے باوجود میں اس تقریب میں شامل ہوا اور خلیفہ کا خطاب سنا۔ میں اس خطاب سے بہت متاثر ہوا۔ خلیفہ کی یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ ہم سب مل کر انسانیت کی خاطر ایک قوم بن کر کام کریں۔

★ ایک پارٹی کے ممبر نے کہا کہ جس طرح یہاں رضا کارانہ طور پر کام ہوا ہے ہماری پارٹی میں بڑے بڑے پروفیشنلز بھی ایسا زبردست کام نہیں کر سکتے۔

★ اسی طرح اس تقریب میں شامل اکثر لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ پروگرام کا انتظام بہت اچھا تھا۔

vechta شہر میں مسجد بیت القادر کا افتتاح

★ پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور یہاں سے vechta کے لئے روانگی ہوئی iserlohn سے vechta کا فاصلہ 201 کلومیٹر کا ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر 20 منٹ پر vechta میں تشریف آوری ہوئی جہاں مقامی احباب مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچے اور بچیاں بلند آواز میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی ترانے پڑھ رہے تھے۔ احباب نے نعرے بلند کئے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر مکرم مبشر احمد ساجد صاحب، صدر جماعت نصیر احمد بٹ صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم عثمان نوید صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر vechta شہر کے ڈپٹی میئر Mr. CLAUS DALINGHAUS اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. STEPHAN SIEMER نے بھی حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

★ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

★ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

★ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں چیری کا پودا لگایا اور vechta شہر کے ڈپٹی میئر Mr. CLAUS DALINGHAUS نے ناشپاتی کا پودا لگایا۔

★ مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ’’مسجد بیت القادر‘‘ کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ملک عثمان نوید صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم رمیض احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا ایڈریس

★ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور VECHTA شہر کا تعارف کرواتے ہوئے کہا:

یہ شہر وفاقی سٹیٹ NIEDERSACHSEN کے مغرب میں 32 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہ VECHTA ضلع کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی تاریخ گیارہویں صدی میں جا ملتی ہے جب شمالی جرمنی کے داخلی راستوں میں سے ایک راستہ پر قلعہ تعمیر کیا گیا۔ اس قلعہ کے ارد گرد پھر آہستہ آہستہ لوگ آ کر آباد ہونا شروع ہو گئے۔

سولھویں صدی میں چند حملوں اور تیس سالہ جنگ اور اس کے علاوہ ایک مرتبہ ایک وسیع پیمانہ پر لگنے والی آگ نے اس شہر کے ایک وسیع حصہ کو تباہ کر دیا۔ اس کے باوجود VECHTA شہر کے مکینوں نے اسے پھر آباد کیا۔

یہ شہر گھوڑ سواری کے حوالہ سے بھی مشہور ہے اور ایک لوک میلہ کی وجہ سے بھی مشہور ہے جو 1924 سے ہر سال موسم گرما میں یہاں منعقد کیا جاتا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1986 میں ہوا۔ مکرم لئیق احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ یہاں آئے اور جماعت قائم ہوئی جو آغاز میں سات ممبران پر مشتمل تھی۔ یہ جماعت کافی active رہی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی مضبوط اور فعال جماعت بن چکی ہے۔ خدمت خلق کے حوالہ سے اور شجرکاری کے حوالہ سے اس جماعت نے بہت کام کیا ہے۔ یہ جماعت تبلیغی پروگراموں، تبلیغی مجالس کے انعقاد اور بک اسٹال لگانے میں بہت فعال ہے۔

مسجد کا قطعہ زمین 2010ء میں خریدا گیا تھا۔ اس پلاٹ کا رقبہ 1998 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ 55 ہزار یورو میں خریدا گیا تھا۔

گیارہ اکتوبر 2011 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اکتوبر 2013ء میں یہاں تعمیر کا کام شروع ہوا۔ مسجد کے دو ہال ہیں اور covered ایریا 257 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مینار کی بلندی 9 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ یہاں بارہ گاڑیوں کے لئے پارکنگ کی جگہ ہے اور آج 9 جون بروز منگل اس مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

غیر مسلم جرمن مہمانوں کے ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد ڈپٹی میئر CLAUS DALINGHAUS نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے یہاں مدعو کیا گیا۔ میں اس بات کا بھی شکر گزار ہوں کہ شہر vechta کا ذکر بڑے خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے۔ مسجد کا افتتاح آپ کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی انتہائی خصوصیت کا حامل ہے اور میں اس موقع پر شہر کی انتظامیہ کی طرف سے مبارکباد کا پیغام دیتا ہوں۔

احمدیہ مسلم جماعت vechta کے لئے یہ مسجد خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ نہ صرف ملنے کی جگہ ہے بلکہ اس بات کا بھی symbol ہے کہ اسلام اسی طرح اس سوسائٹی کا حصہ ہے جس طرح دوسرے مذاہب اس شہر کا حصہ ہیں۔

موصوف نے کہا کہ یہاں احمدیہ مسجد تعمیر ہونے سے اب vechta شہر جماعت کا وطن بن گیا ہے۔ اور جب ایک جگہ انسان کا وطن ہو تو وہ وہاں integrate بھی ہوتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ سب کو تسلیم کر کے مل جل کر رہا جائے اور کسی سے نفرت کا اظہار نہ کیا جائے۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ حقیقت میں یہ بات کر کے بھی دکھاتی ہے اور سب سے پیار و محبت سے پیش آتی ہے۔

موصوف نے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح! خیریت سے واپس جائیں اور پھر ضرور دوبارہ بھی یہاں ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اب میں آخر پر خلیفۃ المسیح کو ایک اعزاز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میئر موصوف نے شہر vechta کے حوالہ سے ایک سوونیئر پیش کیا۔

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr Stephan Siemer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد کے افتتاح کے لئے دعوت دی ہے۔ میں صوبائی اسمبلی کا ممبر ہوں اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتا رہتا ہوں۔ آج vechta میں آپ کے کاموں، آپ کی محنت کا پھل مسجد کی تعمیر کی صورت میں آپ کو مل رہا ہے۔ اب آپ اپنے مذہب کے مطابق اپنی عبادت اس مسجد میں کر سکیں گے۔

موصوف نے کہا آپ نے اپنے دعوت نامہ میں امن، سلامتی، وسعت حوصلہ گفتگو، ڈائیلاگ اور انسانیت کی مدد اور خدمت کا جذبہ پیش کیا ہے۔ میں اس حوالہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس علاقہ میں مختلف مذاہب آباد ہیں۔ پروٹسٹنٹ، کیتھولک بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ آج کل مختلف مذاہب میں بڑے مسائل پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو مذاہب ایک دوسرے کے قریب ہوں ان میں مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا بہت ضروری ہے۔ سب مذاہب والے اپنے اپنے طریق کے مطابق رہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ وہ زمانہ دوبارہ نہ آئے جس میں پھر سے لڑائیاں ہوں کیونکہ جرمنی میں ایسا زمانہ رہا ہے کہ یہاں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ آخر پر موصوف نے ایک بار پھر آج کی دعوت اور اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

(باقی آئندہ)

۞...۞...۞

دعاؤں میں لگے رہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی کتاب صفة القیامه حدیث نمبر 2418)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی و افراد خاندان

یسوع مسیحؑ کے حواری اور مختلف بولیاں

اعمال باب 2 آیت 1 تا 13 میں لکھا ہے کہ:

جب عید پینٹکسٹ کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے کہ یکا یک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سنّاٹا ہوتا ہے اور اس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا۔ اور انہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور ان میں سے ہر ایک پر آٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلم میں رہتے تھے۔ جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور لوگ دنگ ہو گئے کیونکہ ہر ایک کو یہی سنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہے ہیں اور سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے دیکھو یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں ہیں؟ پھر کیونکر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے مگر اپنی اپنی زبان میں ان سے خدا کے بڑے بڑے کاموں کا بیان سنتے ہیں۔ اور سب حیران ہوئے اور گھبرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ اور بعض نے ٹھٹھا کر کے کہا یہ تو تازہ مئے کے نشے میں ہیں۔

مسیح موعود علیہ السلام کے حواری اور مختلف بولیاں

ارشاد عرشی ملک

اِک پرانی پیش گوئی اِک نشاں تازہ تریں
اِبنِ مریم سے انوکھی اِک شباہت آفریں
تھے صحیفے آسمانی جن میں یہ مذکور تھا
دُور کے دیسوں سے آئیں گے یہ مہمانِ حسیں
ہُو بہُو پورا ہوا ، ایمان افزا یہ نشاں
دم بدم بڑھتا رہا ، اللہ پر اپنا یقیں
پھر مسیحِؑ پاک کے ہر اِک حواری کو ملی
وہ مئے تازہ کہ ہر ہر بوند جس کی انگبیں
عید جیسا تھا انوکھا ، تین روزہ اجتماع
بھر گئے روح القدس سے حاضرین و ناظریں
جن میں تقریریں ہوئیں ، وہ بولیاں تھیں مختلف
ہاں مگر اپنی زباں میں سُن رہے تھے سامعیں
اپنی اپنی بولیوں میں جب ہوا عہدِ بیعت
بھول سکتا ہی نہیں دل کو وہ منظر دل نشیں
اشک تھے آنکھوں میں پر دل میں سکون و اطمنان
جب جھکی اللہ کے دربار میں سب کی جبیں
یومِ تجدیدِ وفا تھا ، یومِ استغفار تھا
عالمی بیعت کا دن بے شک تھا یومِ بہتریں
ہو گیا پورا محمدؐ اور عیسیٰؑ کا کہا
مل گئے اُس روز عرشی اوّلیں سے آخریں

قادیان کے ساتھ لفظ ’’دارالامان‘‘ لگانے کی وجہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ ’’تذکرۃ المہدی‘‘ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’دارالامان لکھنے کی یہ ضرورت پیش آئی کہ فتح گڑھ جو بٹالہ کے قریب ایک قصبہ ہے وہاں ایک قاضی صاحب رہتے ہیں۔ انہوں نے حضرت اقدسؑ کو سخت الفاظ میں گستاخانہ ایک کارڈ لکھا۔ چونکہ ان دنوں مَیں ہی جواب لکھا کرتا تھا وہ کارڈ بھی مجھے جواب دینے کے لئے دیا اور فرمایا: ’’اس کا جواب نرم الفاظ میں لکھو۔‘‘ جب میں نے جواب لکھ لیا تو کاتب کے نام کے ساتھ یہ پتہ لکھا تھا کہ ’’از مقام فتح گڑھ دارالامان‘‘ مجھے اس مقام پر خیال ہوا کہ فتح گڑھ کا قافیہ بھی نہیں ملتا اور فتح گڑھ کو دارالامان ہونے کا فخر کہاں سے ملا، دارالامان تو قادیان کو ہونا چاہئے اور ہے بھی۔ میں نے لکھا ’’راقم خادمِ مسیح موعود حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام از قادیان دارالامان۔‘‘ پھر میرے دل میں آیا کہ اپنی طرف سے لکھنا ٹھیک نہیں۔ سو میں حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ اس وقت اکیلے تشریف رکھتے تھے اور صرف ٹہلتے تھے۔ میں نے یہ سارا حال بیان کیا اور عرض کیا کہ حضور دارالامان قادیان لکھنا چاہئے یا نہیں؟ فرمایا ’’ضرور لکھ دو۔ یہ خدا کی طرف سے دارالامان ہے۔ اب ضرور ہر خط پر لکھ دیا کرو۔‘‘ (تذکرۃ المہدی جلد 1 صفحہ 1 حاشیہ)

مرسلہ: کاشف خالد، قادیان

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کی تاریخوں کی منظوری

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جماعت احمدیہ بھارت کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2015 کی مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 15-14-13 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات۔
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مورخہ 19-18-17 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔
- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ مورخہ 19-18-17 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران و ممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبیؐ

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں مورخہ 19 اگست 2015 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فیضان احمد خان صاحب نے کی۔ نعت مکرم مونس احمد میر صاحب نے پڑھی۔ بعدہ علماء کرام نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمود احمد وگے، مبلغ بھدرواہ)

مسجد احمدیہ سرینگر میں مجلس انصار اللہ کی جانب سے ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

مورخہ 26 جولائی 2015 بروز اتوار مسجد احمدیہ سرینگر میں ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصار اللہ کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر مکرم مولوی فاروق احمد ناصر صاحب نے درس دیا۔ بعدہ اجتماعی تلاوت ہوئی۔ اس موقع پر دو جانوروں کی قربانی بھی دی گئی۔ جلسے کا پروگرام ساڑھے دس بجے مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سرینگر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد اور نظم کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سرینگر نے تقریر کی۔ مکرم زعیم صاحب نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ 26 جولائی 2015 بروز اتوار ٹھیک بارہ بجے مجلس خدام الاحمدیہ سرینگر کا سالانہ اجتماع زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ سرینگر منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم تصدق حسین صاحب قائد علاقائی نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ پہلی نشست کا اختتام ہوا۔ اس کے معاً بعد خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد نماز ظہر اجتماع کی اختتامی نشست کا انعقاد مکرم رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین جلسہ کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا کرے آمین۔ (الطاف حسین نائک مبلغ سلسلہ فیض آباد کالونی)

ہفتہ قرآن کریم

جماعت احمدیہ کیرنگ میں مورخہ 1 تا 8 اگست 2015 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ مورخہ 1 اگست 2015 کو جامع مسجد کیرنگ میں مکرم سیف الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کریم کے پہلے اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عرفات علی صاحب نے کی۔ نظم مکرم میر مجیب الرحمن صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم شیخ فرقان احمد صاحب اور مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیز ہوا۔ اس طرح ساتوں دن قرآن مجید کی عظمت و اہمیت کے موضوع پر جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد علماء سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(شیخ عبدالرحمن، سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی، کیرنگ)

تربیتی اجلاس

ماہ اگست میں مکرم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی کی زیر صدارت فیض آباد کالونی سرینگر میں مکرم ڈاکٹر وسیم باری ٹاک صاحب کے گھر قرآن مجید کی عظمت و اہمیت کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جاوید احمد وانی صاحب نے کی۔ نظم مکرم رقیم احمد ٹاک صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم محمد عنایت اللہ صاحب نے ''قرآن کریم کی عظمت اور اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر عزیزہ سدرۃ وسیم بنت مکرم وسیم باری صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سرینگر کشمیر میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

مورخہ 16 اگست 2015 کو احمدیہ مسلم جماعت سری نگر کی جانب سے ''پیرز و الاسلام'' ہوٹل میں امیر جماعت احمدیہ سرینگر کی زیر صدارت ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ مکرم پروفیسر غلام باری صاحب نے انگریزی میں اور خاکسار نے اردو میں احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرایا۔ بعدہ اٹلی سے آئے ہوئے ایک مہمان نے تقریر کی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے Peace Symposiam پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اس موقعہ پر غیر از جماعت مہمانان کرام کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ عید ملن پارٹی کا اختتام ہوا۔

(فاروق احمد ناصر، مبلغ انچارج سرینگر، کشمیر)

احمد آباد میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

جماعت احمدیہ احمد آباد میں مورخہ 31 مئی 2015 کو امیر جماعت احمدیہ احمد آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شکیل احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم عمران احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سید نعیم احمد صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں بفضلہٖ تعالیٰ 105 افراد نے شرکت کی جس میں 20 زیر تبلیغ دوست بھی شامل تھے۔

تربیتی کلاسز اطفال و ناصرات احمد آباد

مورخہ 5 تا 8 جون 2015 کو احمد آباد و ارد گرد کی جماعتوں سے آئے 30 اطفال و ناصرات کی تربیتی کلاسز لگائی گیں۔ جن میں بچوں کو کلمہ طیبہ ''لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اور نماز کے مسنون الفاظ اور دیگر دعائیں یاد کروائی گئیں اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا۔ آخری دن سب بچوں کو خصوصی انعام دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔ (رئیس الدین احمد خان، مبلغ انچارج احمد آباد)

تبلیغی وفد کے ذریعہ لیف لٹس کی تقسیم

جماعت احمدیہ بھاگلپور میں مورخہ 15 اگست 2015 کو سینڈس کمپاؤنڈ میدان میں ایک وفد کے ذریعہ جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ وفد کی قیادت مکرم محمد عبدالباقی صاحب امیر ضلع بھاگلپور نے کی، یہاں پر چنیدہ اور خاص خاص لوگوں کو اور مدرسوں کے اساتذہ کو جماعتی تعارف پر مشتمل لیف لیٹس دیئے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔ (سید آفاق احمد، معلم اصلاح وارشاد، برہ پورہ، بہار)

ارشاد حضرت امیر المومنین

''عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کر کے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اِدراک حاصل کرنا ہے۔''

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 3 جولائی 2015)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

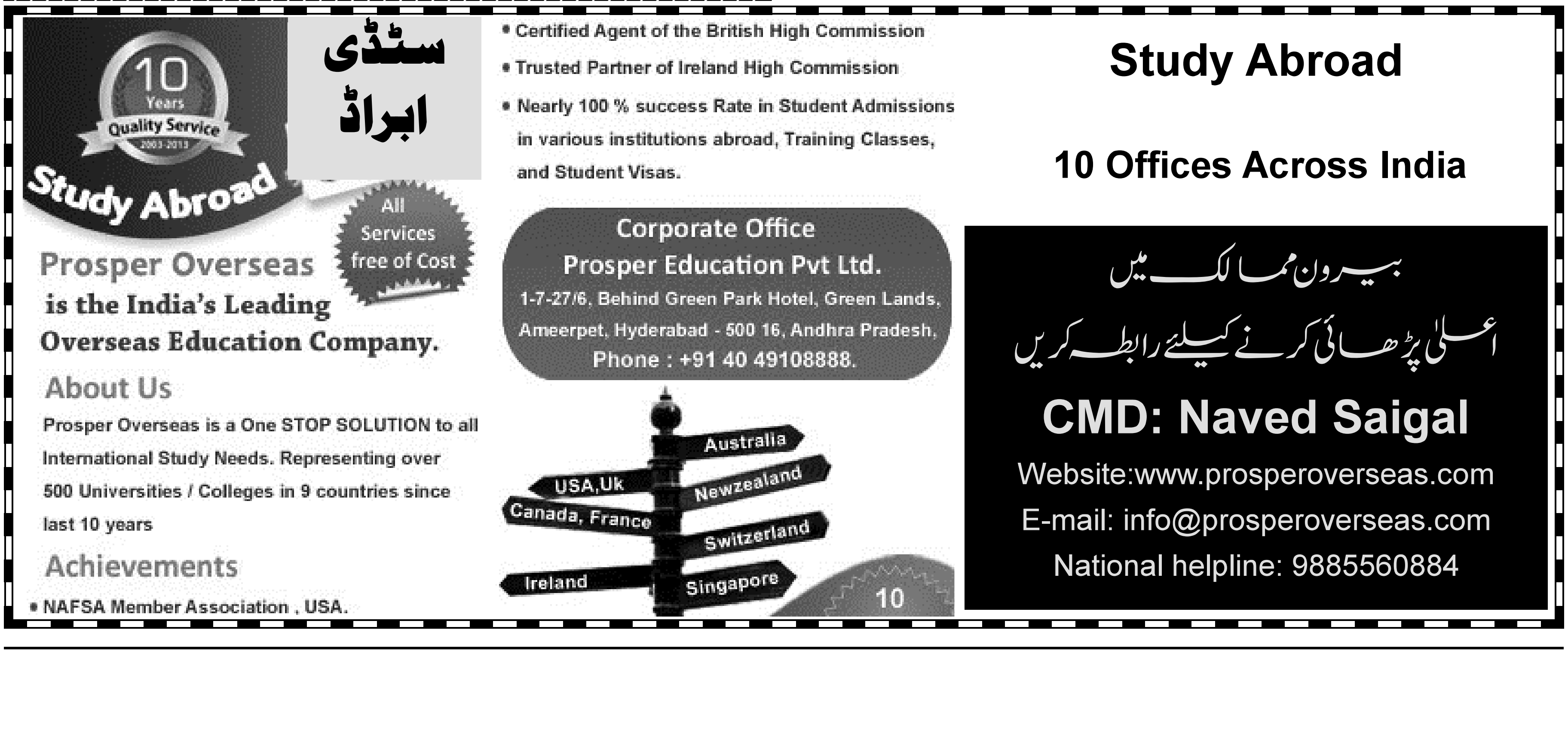

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی طرف سے مارچ، اپریل 2015ء میں شائع شدہ چند نئی کتب

قرآن مجید (سادہ)

یسرنا القرآن کی طرز پر کھلے اور بڑے حروف اور واضح اعراب کے ساتھ 601 صفحات پر مشتمل سادہ قرآن مجید نظارت نشر و اشاعت نے نہایت اعلیٰ کاغذ اور عمدہ پرنٹنگ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ بچوں کو سکھانے اور تلاوت کرنے کے لحاظ سے بہت آسان ہے۔

اربعین اطفال

تعلیمی و تربیتی لحاظ سے دو دو تین تین الفاظ پر مشتمل نہایت جامع چالیس منتخب احادیث کا مجموعہ حضرت میر محمد اسماعیلؓ نے مرتب فرمایا ہے۔ ان کا یاد کرنا بچوں کے لئے نہایت آسان اور بابرکت ہے۔ نظارت نشر و اشاعت نے یہ کتابچہ خوبصورت ٹائٹل اور عمدہ کاغذ و پرنٹنگ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ احادیث کا ترجمہ کے ساتھ مختصر تشریح بھی شامل ہے۔

خطبات طاہر جلد چہارم

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات جمعہ کی یہ جلد 1985 کے معرکہ آراء بصیرت افروز خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ اس سال جہاں دشمن مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اور جماعت اکناف عالم میں وسعت کے نئے دور میں داخل ہو رہی تھی۔ اس سال کے خطبات میں حضورؒ نے جماعت کے خلاف شائع کردہ حکومت پاکستان کے قرطاس ابیض بنام "قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ اور خلاف اسلام سرگرمیاں روکنے کے لئے حکومت کے اقدامات" کے بے بنیاد اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے اصل حقائق پیش فرمائے جو احباب جماعت اور نئی نسل کیلئے بہت اہم اور ازدیاد علم و عرفان کا باعث ہیں۔ طاہر فاؤنڈیشن کی مرتبہ یہ جلد 1026 صفحات پر مشتمل پہلی بار نظارت نشر و اشاعت نے عمدہ کاغذ اور پرنٹنگ کے ساتھ شائع کی ہے۔

تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد ۵

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ کی شدید ترین مخالفت کے وقت جبکہ جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کے بلند بانگ دعاوی اور کوششیں تیز تر کر دی گئی تھیں۔ تحریک جدید کے نام سے ایک نئی تحریک 1934 میں جاری فرمائی جسکا مقصد یہ تھا کہ اس عظیم الشان درخت کی شاخیں دوسرے ممالک میں اور دور دور تک پھیل جائیں۔ اسکے لئے حضور انور نے جانی و مالی قربانیوں کے لئے جماعت کو تیار کیا اور مطالبات تحریک جدید کے نام سے عظیم منصوبہ پیش فرمایا۔ احباب جماعت نے اس پر لبیک کہا۔ جسکے شیریں ثمرات آج اکناف عالم میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ تحریک جدید ایک الٰہی تحریک کی جلد ۵ میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اس تعلق میں 1974 تا 1982 کے خطبات شامل ہیں جن میں اس تحریک کی اہمیت اور برکات کا ذکر ہے یہ جلد 961 صفحات پر مشتمل ہے اور پہلی بار نظارت نشر و اشاعت قادیان نے خوبصورت جلد اور عمدہ کاغذ و پرنٹنگ کے ساتھ شائع کی ہے۔

انوار العلوم جلد 19

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عظیم الشان تصنیفات کی یہ 19 ویں جلد ہے۔ جو فضل عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے۔ جس میں حضور کی 48-1947 کی تقاریر و تحریرات شامل ہیں۔ جس میں اقوام عالم کی قیادت و راہنمائی کے لئے بلند پایہ مضامین درج ہیں جس کے مطالعہ سے علم و معرفت میں ترقی کے ساتھ جماعتی خدمات و تاریخ سے آگاہی ہوتی ہے۔ یہ کتاب نظارت نشر و اشاعت نے پہلی بار شائع کی ہے جو 616 صفحات پر مشتمل ہے۔

خطبات طاہر جلد پنجم

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات جمعہ کی یہ جلد 1986 کے معرکہ آراء و بصیرت افروز خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ آپکے خطبات جمعہ علمی و روحانی، اخلاقی تربیتی اور اصلاحی تعلیمات سے مزین علوم قرآنیہ و علوم جدیدہ سے بھرپور لوگوں کی راہنمائی کے لئے ایک قیمتی خزانہ ہیں۔ ان خطبات میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا پر معرفت تذکرہ اور احباب جماعت کو تقویٰ کے معیار بلند کرنے اور گھر اور معاشرہ کو جنت نظیر بنانے نیز مخالفت پر احباب جماعت کی مالی جانی قربانیوں اور صبر و تحمل کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ جلد 868 صفحات پر مشتمل اعلیٰ کاغذ اور طباعت کے ساتھ پہلی بار نظارت نشر و اشاعت نے شائع کی ہے۔

سر الخلافہ (اردو ترجمہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عظیم الشان قلمی جہاد کیا۔ آپنے 80 سے زائد کتب عربی اردو فارسی میں تحریر فرمائیں۔ جن میں علم و معرفت کے خزانے ہیں۔ یہ کتب خاص خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے تصنیف کر کے شائع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو عربی زبان میں تحریر کا ملکہ اعجازی طور پر عطا فرمایا۔ اہل عرب کو پیغام حق پہنچانے کے لئے حضور علیہ السلام نے 1894 میں فصیح و بلیغ عربی میں ایک کتاب سر الخلافہ نام سے تصنیف فرمائی جس میں خلافت راشدہ کے بارہ میں تفصیلی بحث فرمائی۔ نیز صحابہ کرام کے فضائل بیان کئے اور عقیدہ ظہور مہدی کا ذکر کر کے اپنے دعویٰ مہدویت پر شرح و بسط سے بحث کی ہے۔ اردو دان طبقہ علم و معرفت کے اس چشمہ سے محروم تھا۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان یہ ترجمہ عربی متن کے ساتھ پہلی بار شائع کر رہی ہے۔ جو 254 صفحات پر مشتمل ہے۔

الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی معرکہ آراء کتاب حقیقۃ الوحی میں ضمیمہ کے طور پر ایک فصیح بلیغ عربی حصہ الاستفتاء کے نام سے شامل فرمایا۔ جس میں مسلمانوں کی خستہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کے غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے جانے والے انتظام اور معاندین کے انجام کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہیکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اصلاح خلق کے لئے مجھے مامور فرمایا ہے اور میرے ساتھ اسکی تائید و نصرت اور وعدے و بشارتیں ہیں۔ کتاب میں حضور نے اپنی چند پیشگوئیاں اور الہامات بھی درج فرمائے ہیں۔ کتاب ہذا عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ 239 صفحات پر مشتمل ہے۔ جو نظارت نشر و اشاعت نے پہلی بار شائع کی ہے۔

The outset of dissension in Islam

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تاریخ اسلام کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد ابتدائی طور پر جو اختلافات حضرت عثمانؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے ان کا تجزیہ اور حقیقت اپنی تقریر جو 26 فروری 1919 میں اسلامیہ کالج لاہور میں کی میں بیان فرمائی تا کہ لوگ اس سے واقفیت حاصل کریں حضور کی یہ تقریر اسلام میں اختلافات کا آغاز کے نام سے شائع شدہ ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ پہلی بار نظارت نشر و اشاعت قادیان نے 167 صفحات پر مشتمل مذکورہ عنوان سے زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے۔

How to be free from sin

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے ایک معرکہ آراء مضمون جنوری 1902ء میں اردو میں تحریر فرمایا جسکا انگلش ترجمہ ریویو آف ریلیجنز میں اسی وقت شائع ہو گیا۔ اس مضمون میں آپ نے گناہ سرزد ہونے کی وجوہات اور ان کا حقیقی علاج بتایا ہے۔ نیز یہ کہ انسان کیا کرے کہ اسے گناہوں سے نجات حاصل ہو جائے۔ اس امر پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ کتاب کا ریوائزڈ انگلش ایڈیشن یو۔ کے میں شائع ہوا۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان نے اسے پہلی بار شائع کیا ہے جو 31 صفحات پر مشتمل ہے۔

The truth revealed

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے مئی 1893 میں سچائی کا اظہار نام سے ایک کتابچہ شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے معترضین کا اعتراض اور انکا جواب شائع فرمایا ہے۔ نیز فرمایا کہ تمام مستند علما جن کو خدا تعالیٰ نے علم و عمل بخشا ہے اور نور فراست ایمانیہ عطا کیا ہے۔ وہ میرے ساتھ ہیں اور مخالفین کے ساتھ اکثر ایسے لوگ ہیں جو صرف نام کے مولوی ہیں اور علمی و عملی کمالات سے خالی ہیں۔ کتابچہ کے آخر میں آپ نے تمام مکفرین کو دعوت مباہلہ دی ہے۔ کتاب کا انگلش ترجمہ 2010ء میں شائع ہوا۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان نے یہ کتابچہ پہلی بار 2014ء میں 22 صفحات پر مشتمل شائع کیا ہے۔

Divine manifestation

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب "تجلیات الٰہیہ" 1906 میں تحریر فرمائی۔ جس میں آپ نے آئندہ پانچ دہشتناک زلازل کی پیشگوئی فرمائی۔ اس کتاب میں حضور نے قہری نشانات کے نازل ہونے کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ آپ نے کتاب میں بعض اور انذاری وتبشیری پیشگوئیوں کا ذکر بھی فرمایا۔ جو آپکی صداقت کی گواہ ہیں۔ اس کتاب کا پہلا انگلش ایڈیشن 2006ء میں لندن سے شائع ہوا۔ نظارت نشر و اشاعت نے اپریل 2014ء میں پہلی بار انگلش ترجمہ شائع کیا ہے۔ جو 38 صفحات پر مشتمل ہے۔

With love to the muslims of the world

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ ایک پیغام ہے جو آپ نے اپریل 1990ء میں باکو آزربائیجان میں ایک انٹرنیشنل گیمز کے موقعہ پر تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف بنیادی عقائد و تعلیمات کو بیان فرمایا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور مقام اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا آپکے شامل حال رہنے اور احمدی غیر احمدی میں فرق کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ یہ پیغام تمام ممالک اور مذاہب کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ نظارت نشر و اشاعت نے اس کتابچہ کو خوبصورت ٹائٹل اور عمدہ طباعت کے ساتھ انگلش میں پہلی بار شائع کیا ہے۔

...

وصـــایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7604: میں شوشیلہ عرف حسینہ بیگم زوجہ مکرم عبدالقدوس صاحب مربی سلسلہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن نئی بستی پیلی خان ضلع اجمیر راجستھان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد الامۃ: سوشیلہ عرف حسینہ بیگم گواہ: ایوب خان

مسل نمبر 7605: میں صفا شرمینا ایم زوجہ مکرم جوہر احمد صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت 7/فروری 2014 ساکن shalimar's talap، پلّی کنو، کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر دو لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد الامۃ: صفا شرمینا ایم گواہ: عبدالعزیز کے

مسل نمبر 7606: میں طاہر احمد غنی ولد مکرم عبدالغنی صاحب مرحوم۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ننگل باغبانہ میں ایک مکان جو والدہ صاحبہ کے نام ہے۔ شیندرہ (پونچھ) میں والدہ صاحبہ کے نام زرعی زمین۔ جائداد سے حصہ ملنے پر خاکسار اپنے حصہ میں سے حصہ جائداد ادا کردے گا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طاہر احمد عارف العبد: طاہر احمد غنی گواہ: مظفر احمد فضل

مسل نمبر 7607: میں سید حبیب الرحمن انس ولد مکرم سید یعقوب الرحمن صاحب مرحوم۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن سونگڑہ، کٹک، اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک گونٹھ رہائشی زمین پر دو کمرہ پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم الدین احمد خان العبد: سید حبیب الرحمن انس گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7608: میں ثمینہ بیگم زوجہ مکرم عبدالقیوم خان صاحب معلم سلسلہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کوٹھی دارالسلام قادیان پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جولائی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 30000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: 22 کیرٹ 15 گرام۔ زیور نقرئی: ساڑھے سات تولہ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالقیوم خان الامۃ: ثمینہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7609: میں شریف احمد ولد مکرم کے ایم اسمٰعیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 سینٹ زمین جس کی قیمت 7,50,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 40,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: Q عبدالحکیم العبد: شریف احمد گواہ: ایس اے کمال الدین

مسل نمبر 7610: میں نور الھدیٰ زوجہ مکرم شاہ الحمید صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن پوسٹ وینٹیش پور ضلع کے بی ہلّی، بنگلور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 24 گرام 22 کیرٹ، دو چوڑیاں 16 گرام 22 کیرٹ۔ قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان الامۃ: نور الھدیٰ گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر 7611: میں شاہ الحمید ولد مکرم سید احمد صاحب مرحوم۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 38 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن پوسٹ وینٹیش پور ضلع کے بی ہلّی، بنگلور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 437.5 سکوائر فٹ پر مشتمل ایک مکان جس کی قیمت دس لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز کاروبار ماہوار 20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان العبد: شاہ الحمید گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر 7612: میں نصیرہ بیگم زوجہ مکرم ظفر احمد صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن 26 الفرڈ اسٹریٹ، رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپے۔ زیور طلائی: منگل سوتر 10 گرام 22 کیرٹ، ایک جوڑی کانوں کی بالیاں 3 گرام 22 کیرٹ، ایک انگوٹھی 3 گرام 22 کیرٹ۔ مبلغ 80000 روپے قابل واپسی بطور ایڈوانس کرایہ مکان۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی الامۃ: نصیرہ بیگم گواہ: عطا الٰہی

مسل نمبر 7613: میں مدثر احمد خالد ولد مکرم مولوی عطاالرحمن خالد صاحب۔ قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی دارالسلام قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/مئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیع احمد نسیم العبد: مدثر احمد خالد گواہ: عطاء الرحمن خالد

مسل نمبر 7614: میں فضل احمد ولد مکرم عبدالرحمن صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ایراکوڈن ہاؤس، کوڈیا تھور، کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار 99,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی جمشاد العبد: فضل احمد گواہ: احمد کٹی۔ ایم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دعا اسلام کا خاص فخر ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 203)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

عرب کیا عجم ساری دُنیا میں پھیلا
بڑی شان سے سلسلہ قادیاں کا

(بشیر احمد زائر۔ شورت، کشمیر)

کروں کیوں نہ میں تذکرہ قادیاں کا
ہے چرچا یہاں جابجا قادیاں کا
عرب کیا عجم ساری دُنیا میں پھیلا
بڑی شان سے سلسلہ قادیاں کا
مٹاتی رہی روشنی ظلمتوں کو
طلوع جب سے سُورج ہُوا قادیاں کا
ہُوا گامزن کارواں خوشبوؤں کا
یہ گلزار احمدؑ کھلا قادیاں کا
خدا کے نبی کی امانت وہ پرچم
رہے گا بلند اب سدا قادیاں کا
کریں رشک اُس پر نہ کیوں اہل ثروت
ہے خُوش بخت ایسا گدا قادیاں کا
مرض سارے مٹتے رہیں دِل کے یونہی
رہے سر پہ دستِ شفا قادیاں کا
کہاں پھر کسی کے قدم ڈگمگائیں
جو ہاتھوں میں تھامے عصا قادیاں کا
بچاتا رہا آج تک دُشمنوں سے
محافظ ہے خود وہ خُدا قادیاں کا
بھٹکتے رہیں کب تلک لوگ زائرؔ
دِکھا دو انہیں راستہ قادیاں کا

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 16

ہو گئے۔ یہ کہتے ہیں کہ بیعت کے وقت ان کا سارا خاندان وہاں موجود تھا جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔ یونان سے بھی پہلی دفعہ وفد آیا ہوا تھا۔

پس یہ چیزیں ہر احمدی کو جہاں شکر گزار بناتی ہیں وہاں جن میں چھوٹی موٹی کمزوریاں ہیں ان کو ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ سوئٹزرلینڈ سے پریس اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے مہمان برانسویل سلیب بیلی صاحب شامل ہوئے کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن شامل ہوا۔ میں دنیا کے مختلف ایونٹس میں شامل ہوتا رہتا ہوں لیکن اس طرح کا ایونٹ پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک سوئس غیر مسلم مائیکل شیرن برگ شامل ہوئے وہ کہتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر عالمی بیعت کا نظارہ تھا کہ کس طرح لوگ اپنے عقیدے اور خلیفہ کے ساتھ وابستگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

ایک نو احمدی دوست مائیکرونیشیا سے آئے ہوئے تھے اور وہاں گیارہ سال تک میئر بھی رہے ہیں یہ کہتے ہیں یہ سارا کچھ دیکھنے کے بعد اب میں مصمم ارادہ لے کر جا رہا ہوں کہ اپنے خاندان اور کوسرائے (کوسرائے جو شہر ہے ان کا) کے لوگوں کے اسلام کے بارے میں غلط تاثرات کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ جمیکا سے ایک جرنلسٹ آئی ہوئی تھیں انہوں نے میرا انٹرویو بھی لیا تھا کہتی تھیں وہاں جا کے میں لکھوں گی یا ڈاکیومنٹری بناؤں گی، تو اس سے مزید تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں وعدہ کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ کے ان تعلیمات کو جمیکا میں پھیلانے کے لئے سخت محنت کروں گی۔ حضور انور نے فرمایا یہ عیسائی ہیں اور ہماری تبلیغ کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ پانامہ سے رونالڈو کوچے صاحب جلسہ پر آئے ہوئے تھے کہتے ہیں۔ میں نے یہاں محبت پیار اور امن کی ایسی فضا دیکھی جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہتے ہیں آج کے بعد اگر کوئی شخص اسلام کے بارے میں غلط نظریہ پیش کرے گا تو میں اس کا بھرپور دفاع کروں گا۔

قازقستان کی تاناشوامہ صاحبہ ہیں سٹیٹ یونیورسٹی کی پروفیسر ہیں اور نیویارک کی اکیڈمی کی ممبر بھی ہیں۔ سن 2000ء دو ہزار میں ان کو لیڈی آف ورلڈ کے طور پر منتخب کیا گیا تھا اپنے تاثرات میں بیان کرتی ہیں کہ اپنی 75 سالہ زندگی میں دنیا کی بہت سی جگہیں دیکھ چکی ہوں لیکن انسانیت سے محبت اور انسانیت کی حقیقی معنوں میں مدد کرنا میں نے صرف یہاں ہی دیکھا ہے۔ ایک طالبہ گوئٹے مالا سے آئی تھیں۔ کہتی ہیں جلسے میں شامل ہونا میرے لئے انتہائی خوش کن تجربہ تھا۔ اس جلسے کے روحانی ماحول نے میری آئندہ زندگی کو سنوارنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ کروشیا سے اٹھائیس افراد کا وفد آیا ہوا تھا اور کروشین قومی اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ بھی تھے اس میں شامل پانڈیکس صاحب کہتے ہیں میرا کسی بھی مسلمان تنظیم کے اجتماع میں شرکت کا پہلا موقع تھا۔ آخری تقریر بھی انہوں نے سنی کہتے ہیں اگر ان نصیحتوں پر عمل کریں تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے اور کافی متاثر تھے۔ سیرالیون کے نیشنل ٹی وی ایس۔ ایل۔ بی۔ سی کے جرنلسٹ بھی شامل ہوئے۔ یہ کہتے ہیں آپ نے جلسے میں مجھے دعوت دے کر بڑا احسان کیا اور کہتے ہیں جلسے کے دوران ہی میں نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا چنانچہ موصوف نے عالمی بیعت کے دن بیعت بھی کر لی۔ پال سینگر ڈیوس جو برٹش رائل ایئر فورس میں گروپ کیپٹن ہیں کہتے ہیں میں لازماً اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اب تک میں نے سینکڑوں ایسے پروگرام دیکھے ہیں لیکن ایسا منظم پروگرام کبھی نہیں دیکھا۔ آئیوری کوسٹ سے دو ممبر پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے ان میں سے ایک کہتے ہیں میری زندگی کے اہم لمحات میں سے ہے۔ میں کئی سالوں سے احمدی ہوں مگر اس طرح کا روحانی ماحول پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ میں احمدی تو پہلے سے ہی تھا مگر جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر میرا ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔

برٹش سوسائٹی آف ٹیورن شراؤڈ نیوز لیٹر کے ایڈیٹر ہافرے صاحب کہتے ہیں یہ بھی ٹیورن شراؤڈ کے ماہرین میں سے ہیں کہ میں نے آج تک جتنے فورم پر کفن مسیح کے حوالے سے بات چیت کی ہے ان میں سب سے زیادہ بہترین فورم یہ تھا۔ پریس اور میڈیا کی میں نے بات کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پریس میڈیا کے ذریعہ سے جلسے کا بہت تعارف ہوا ہے وسیع پیمانے پر اور اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح پیغام پہنچایا۔ جلسہ کی خبر اور ویڈیو کلپس ٹیلیویژن اور آن لائن ویڈیو کے سات مختلف پروگرامز کے ذریعہ کل تین اعشاریہ تین ملین افراد تک خبر پہنچی ہے۔ ریڈیو کے 34 پروگرامز کے ذریعہ 2.79 ملین افراد تک پیغام پہنچے۔ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے چودہ مختلف فورمز کے ذریعہ 7.7 ملین افراد تک پیغام پہنچا اور سوشل میڈیا میں گیارہ سو پچانوے شا ملین کے ذریعہ جلسے کا پیغام پانچ ملین افراد تک پہنچا۔ اس طرح مندرجہ بالا فورمز کے ذریعہ کل 12.63 ملین افراد تک جلسے کی کارروائی اور خبر اور پیغام اور تصاویر اور ویڈیو کلپس پہنچے اور افریقہ کے علاوہ ایسے ممالک جہاں جلسے کے حوالے سے میڈیا کو کوریج ملی ہے ان میں برطانیہ سکاٹ لینڈ ویلز آئرلینڈ یو۔ ایس۔ اے کینیڈا پاکستان انڈیا فرانس جمیکا بولیویا یونان اور بیلیز شامل ہیں۔ سب سے اہم چینل میں بی بی سی نیوز 24 شامل ہے جس پر جلسے کی خبر تین مرتبہ نشر ہوئی۔ یہ بھی پہلی دفعہ ہی ہوا ہے۔ ابتدائی طور پر اس چینل پر ایک مرتبہ خبر نشر کرنے کی اجازت دی گئی تھی تاہم بعد میں مزید خبر نشر کرنے کی اجازت دی گئی۔ انٹرنیشنل نیوز ایجنسی فرانس اے۔ ایف۔ پی نے بھی جلسے کی خبر نشر کی۔ اے۔ ایف۔ پی نے ویڈیو رپورٹ بھی جاری کی جو کہ بعد ازاں یو۔ ایس۔ اے یو۔ کے اور انڈیا میں درجنوں خبروں کی ویب سائٹس پر نشر کی گئی۔ ان میں یاہو نیوز ایم۔ بی۔ سی نیوز ایم۔ ایس۔ این نیوز شامل ہیں۔

پھر ریڈیو کوریج 34 ریڈیو انٹرویوز بی۔ بی۔ سی کے تین نیشنل ریڈیو سٹیشنز 24 ریڈیو سٹیشنز اور دو لوکل ریڈیو سٹیشنز پر نشر ہوئے۔ ان میں چار بی۔ بی۔ سی ریڈیو فور بھی شامل ہے جو کہ برطانیہ کا سب سے زیادہ سنا جانے والا ریڈیو اسٹیشن ہے۔ اس پر بیس منٹ کا طویل انٹرویو نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ بی۔ بی۔ سی سکاٹ لینڈ اور بی۔ بی۔ سی ریڈیو ایشین نیٹ ورک شامل ہیں۔ بی۔ بی۔ سی ریڈیو سٹیشن نیٹ ورک پر ایک گھنٹے سے زائد دورانیہ کا انٹرویو شائع کیا گیا۔ 33 ریڈیو اسٹیشنز کے ذریعہ کل 2.79 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ ان میں سے کم از کم دو انٹرویوز کا آغاز جو تھا وہ ایک جرنلسٹ بی۔ بی۔ سی کی تھیں کیرولائن وائٹ انہوں نے میرے سے انٹرویو لیا تھا اس کو انہوں نے نشر کیا۔ جس پر اب یہاں کی مسلمان تنظیموں کی طرف سے بہت شور پڑا ہے کہ ہمیں اکٹھا ہو جانا چاہئے ہم اکٹھے ہو کر مسلمانوں کی نمائندگی کریں گے۔ آفنگٹن پوسٹ نے بھی دو آرٹیکل شائع کئے۔ اسی طرح اور بہت سے ہیں۔ سوشل میڈیا ٹوئٹر وغیرہ کے ذریعہ یہ پیغام پہنچتا رہا یہ جو ہے مرکزی رپورٹ ہے اس کے علاوہ یو۔ کے کے پریس میڈیا کے ذریعہ سے میرا خیال ہے دو تین ملین تک تو ضرور پیغام پہنچا ہوگا۔

افریقن ممالک میں ملکی ٹی وی جلسہ سالانہ کی لائیو کوریج دیتے رہے جن میں گھانا نائیجیریا سیرالیون یوگنڈا اور کونگو کنساشا شامل ہیں۔ حدیقۃ المہدی سے براہ راست لائیو نشریات کیں۔ گھانا کے ایک دوست ناناوسیکوتو صاحب نے فون کر کے بتایا کہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن آپ کے جلسہ کی لائیو نشریات دیکھ کر مجھ پر جذباتی کیفیت طاری ہے۔ میرے آنسو روکنا مشکل ہو گیا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ سب سے آگے ہے۔ میری دعا ہے کہ میں آپ کی جماعت کا مبلغ بن کر جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلاؤں۔ ٹمالے گھانا سے ایک خاتون ہما اداتو صاحبہ نے کہا کہ میں نے گھانا ٹی وی کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا جلسہ دیکھا ہے اور یہ جلسہ دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں مسلمان تو ہوں لیکن جلسہ سالانہ کی نشریات دیکھ کر میں احمدی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ سیرالیون کے نیشنل ٹی وی ایس ایل بی سی ایس پر جلسہ سالانہ کی 36 گھنٹے نشریات لائیو دکھائی گئیں۔ کونگو کنساشا میں بھی چار بڑے بڑے شہروں میں جلسے کی نشریات دکھائی گئیں ان شہروں میں سے دو میں میرا آخری خطاب نشر کیا گیا جبکہ دو شہروں میں جلسے کی تمام کارروائی لائیو نشر کی گئی۔ ایک دوست نے کہا کہ ٹی وی پر آپ کا جلسہ دیکھا اور بہت خوشی ہوئی کہ دنیا میں ایک ایسا وجود بھی ہے جو اتنی پیاری تعلیمات دے رہا ہے۔ افریقن ممالک میں ریڈیوز پر جلسہ سالانہ کی کوریج ہوئی ہے مالی میں پندرہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کی تینوں دن کی کارروائی لائیو نشر ہوئی اس طرح وہاں قریباً دس ملین لوگوں نے جلسہ سالانہ یو۔ کے کی لائیو کارروائی اپنی زبانوں میں سنی۔

اسی طرح برکینا فاسو میں چار ریڈیو اسٹیشنز پر جلسہ سالانہ کی تین دن کی کارروائی مکمل نشر ہوئی۔ اسی طرح سیرالیون میں کارروائی نشر ہوئی۔ تو ملینز لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ جلسے کا پیغام پہنچا۔ اللہ کے فضل سے پریس میڈیا ٹیم نے بھی بڑا اچھا کام کیا اور ایم۔ ٹی۔ اے نے بھی اس کے لئے بہت کام کیا خاص طور پر وہ جو افریقہ کے انچارج بنائے گئے ہیں انہوں نے بہت کام کیا ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تعارف اس جلسے کے ذریعہ بہت وسیع ہوا ہے اور ان میں جیسا کہ میں نے کہا بہت سے کام کرنے والے شامل ہیں۔ ایم۔ ٹی۔ اے کے بھی اور پریس سیکشن میں بھی اور پریس سیکشن میں بھی کام کرنے والے یو۔ کے کے نوجوان ہیں جو کام کر رہے ہیں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں کو مزید بڑھائے اور اجاگر کرے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے سیدہ فریدہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب جنکی تین دن قبل وفات ہوئی تھی کے خاندانی حالات، اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرمایا۔ مرحومہ حضرت مصلح موعودؓ کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

☆......☆......☆

EDITOR
MANSOORAHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 3 September 2015 Issue No. 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر دنیا کے مختلف ممالک سے مبارک باد کے خطوط موصول ہو رہے ہیں

جلسہ کا حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 28-اگست 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل مجھے دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط اور فیکسز آرہی ہیں جن میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادیں بھی ہوتی ہیں اور اس بات کا اظہار بھی کہ ہم نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا پر حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی بھرپور کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں۔ آجکل کی جو دنیا ہے اس کی بہت زیادہ نظر ہم پہ ہوگئی ہے اور اب دنیا ہمارے جلسوں میں ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے شامل ہوتی ہے احمدی دنیا بھی اور دوسرے بھی سنتے ہیں خاص طور پر برطانیہ کے جلسے کو بہت گہری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم لاکھوں پاؤنڈ ایم۔ٹی۔اے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔اس کا ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی زندگی کے مقصد کو پانے والا ہو اس تک ایک وقت میں پیغام پہنچ رہا ہو۔

پس ہماری خوشی اور مبارکباد صرف جلسے کے کامیاب انعقاد تک محدود نہ رہے بلکہ یہاں شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے سننے والے بھی انہوں نے جو سنا ہے دیکھا ہے اس کی جگالی کرتے رہیں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور خدا تعالیٰ کا شکرادا کریں کہ اس نے اس مادی دور میں ہماری اصلاح کے لئے ہماری علمی عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے بہتری کے لئے ایک دنیاوی مادی ایجاد کو ذریعہ بنا دیا ہے۔ ٹیلیویژن انٹرنیٹ اخبار اور دوسرے اشاعت کے ذرائع جب ہمارے لئے کام کررہے ہوں تو ایک مؤمن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اس زمانے میں ایسی ایجادیں ہوں گی جو دین کی اشاعت کے لئے ممد و معاون ہوں گی اور ہر روز ہم اس پیشگوئی کو بہتر سے بہتر رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ میں کچھ آگے ذکر کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ یہ پیغام پہنچاتا ہے۔پس ہمیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس بات پر شکر گزاری کے اظہار میں ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے کہ یہ شکر گزاری ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مزید انعامات اور ترقیات سے نوازے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ ۔کہ اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا اور بھی زیادہ بڑھاؤں گا۔ یہ شکر گزاری کا مضمون جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کا راستہ دکھاتا ہے وہاں بندوں کی شکر گزاری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کام کرنے والوں کو توفیق دی کہ انہوں نے جلسے کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی۔ بیشمار شعبے ایسے ہیں جن میں مردوں نے بھی اور عورتوں نے بھی بوڑھوں نے بھی جوانوں نے بھی بچوں نے بھی بچیوں نے بھی خدمت کی ہے اور جلسے کے تمام انتظامات کو اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق بہترین رنگ میں انجام دینے کے لئے بھرپور کوشش کی ہے تمام والنٹیئرز جو مختلف شعبوں کے ہوتے ہیں کوئی کسی کمپنی میں ڈائریکٹر ہے تو کوئی انجینئر کوئی سائنٹسٹ بعض کاروباری لوگ ہیں یا مزدوری کرنے والے ہیں سب ایک ہی کام کرتے ہیں۔ پھر وائنڈاپ کا کام ہے جلسے کے بعد بارشیں شروع ہو گئیں۔ بڑی دقت سے سامان کو سمیٹا جا رہا ہے۔غرض کہ ہر کام ہی بہت اہم کام ہے۔اس سال کینیڈا کے خدام کی ایک ٹیم نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا کہ ہم جلسے پر کام کرنا چاہتے ہیں اور بڑی محنت سے انہوں نے کام کیا۔ یو۔کے کی خدام الاحمدیہ کی ٹیموں کے ساتھ ہمیں کینیڈا کے اس گروپ کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ہماری مدد کی۔

بہرحال یہ سب لوگ چاہے مرد ہیں یا عورتیں ہیں ہم سب ان کے شکر گزار ہیں اور یہ شکر گزاری کے مستحق ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ کارکنوں کی طرف سے میں ان سب مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کر دیتا ہوں جنہوں نے تعاون کیا چند ایک کے علاوہ عمومی طور پر کوئی شکایت نہیں آئی۔ اکا دکا تو شکایات آتی ہیں۔

اس وقت میں اسی شکر گزاری کے مضمون کے سلسلے میں مہمانوں کے تاثرات بیان کرتا ہوں یوگنڈا سے مسٹر ولسن صاحب جو کہ منسٹر ہیں جلسے میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مہمان نوازی سکیورٹی نظم وضبط کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضا کارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ جس نہج پر جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس سے لگتا ہے کہ جماعت اگلے چند سال میں دنیا پر غالب آجائے گی۔ انشاء اللہ پھر انہوں نے کہا کہ اگر جلسہ سالانہ کو میں خلاصۃً بیان کروں تو سب سے بڑی بات یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے امن محبت اور بھائی چارے کا ایک عظیم نمونہ ہے۔ فرنچ گیانا سے ایک مہمان جیک برتھول صاحب جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف فرنچ گیانا کورٹ کے جج ہیں اور ملک کے بشپ کی نمائندگی میں آئے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے فرنچ گیانا سے روانہ ہوا تو میری ٹانگ میں درد تھا لیکن جلسہ میں شامل ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفاء دی اور پورا جلسہ درد کا نام ونشان نہیں رہا۔تو اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ جلسے کی جو برکات احمدیوں کو پہنچتی ہیں اس سے غیر بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

نائیجیریا کے ایک مشہور ٹیلیویژن ایم۔آئی۔ٹی کے چیئرمین الحاج بساری صاحب کہتے ہیں جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں عرفات کے مقام پر ہوں اور اطاعت امام کا جو نظارہ میں نے دیکھا ہے وہ کہیں نہیں دیکھا۔ کونگو کنساشا سے کونسٹی ٹیوشنل کورٹ کے جج آئے تھے انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جس اسلام کا مجھے تعارف کروایا گیا تھا اس کا عملی نمونہ میں نے جلسے میں شامل ہو کر دیکھ لیا ہے۔ دراصل حقیقی اسلام یہی ہے جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ اسلام کے اسی پیغام کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا مستقبل اسی پیغام سے وابستہ ہے۔ سیرالیون کے وائس پریزیڈنٹ بھی جلسے میں شامل ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بہت عظیم الشان ہے اور ساری قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔

مکینی سیرالیون کے میئر کہتے ہیں تینوں دن روحانیت سے بھرپور تھے اور میری زندگی میں عظیم انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنے ہیں۔ میں نے کبھی لوگوں کو اس طرح ایک دوسرے سے پیار کرتے نہیں دیکھا۔ سیرالیون سے ڈپٹی منسٹر آف سپورٹس آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت میری زندگی کا انوکھا تجربہ تھا۔ میں نے آج تک کسی بھی مذہبی یا سیاسی جلسے میں اس قدر مہمانوں کی عزت اور محبت نہیں دیکھی۔ بینن کے نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ایرک ہندے صاحب کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات جو میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ یہ چیز کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملے گی۔ ارجنٹائن سے ایک احمدی آئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سچے مذہب کی تلاش میں دس سال گزارے ہیں اور بالآخر جماعت میں شامل ہو کر مجھے سچا مذہب مل گیا۔ جلسہ سالانہ کی آرگنائزیشن سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ جلسہ میں نوجوان نسل کی موجودگی تھی۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ میں ارجنٹائن کا پہلا مسلمان ہوں جسے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

جاپان سے ایک مہمان یوشیو اوامورا صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ برطانیہ اقوام متحدہ کا حقیقی نمونہ پیش کر رہا تھا جہاں ہر رنگ ونسل اور قوم کے افراد ایک خاندان کی طرح نظر آرہے تھے۔ اس روحانی ماحول نے میرے دل پر ایک خاص اثر کیا ہے۔ جاپان سے ڈاکٹر جیوانی مونٹے بھی آئے ہوئے تھے یہ میڈیکل سائنس میں پی ایچ ڈی ہیں اور ٹوکیو انٹرنیشنل بک فیئر کے موقع پر ان کا جماعت سے رابطہ ہوا تھا۔ بک فیئر کے پہلے دن جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی دی گئی تو اگلے دن دوبارہ ہمارے پاس (یہ لکھنے والے لکھتے ہیں ہمارے مشنری) آئے اور کہنے لگے کہ رات کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور میرے لئے مشکل تھا کہ اس کتاب کو پڑھے بغیر سو جاتا۔ صبح تک جب اس کتاب کا مطالعہ مکمل کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اسلام ایک سچا مذہب اور حق وصداقت کا راستہ ہے۔ موصوف جلسہ دیکھ کر کہنے لگے کہ میں حق کی تلاش میں تھا اور مجھے حق مل گیا ہے۔ اسلام احمدیت سے بہتر کوئی طرز زندگی نہیں ہے چنانچہ موصوف نے جلسے کے بعد اگلے روز میرے پاس آئے کہ بیعت کرنی ہے اور پھر ان کی وہاں بیعت ہوئی تھی مسجد میں۔

سپین سے نیشنل اسمبلی کے دو ممبران پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کہتے ہیں کہ یہ تینوں دن جلسے کے پروگرام میں شرکت کرتے رہے اور متعدد بار اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے منظم کام ہماری حکومتیں بھی نہیں کرسکتیں جو یہاں پر رضا کار کر رہے ہیں۔ میں اس جلسے پر بہت کچھ سیکھ کر جا رہا ہوں۔

پس یہ رضا کاروں کے کام ہیں یہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے جو یہ کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر خاتون پارلیمنٹ ممبر جو تھیں کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ بڑی انتھک محنت کر رہی ہے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے۔ کہتی ہیں کہ آج ہم آپ کے خلیفہ کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ آپ لوگ جب ہمارے ملک میں آئیں تو اسے اپنا گھر سمجھیں۔ فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ یہاں ایک ہی خاندان کے پینتیس افراد شامل تھے جلسے پہ اس سال، جن میں اٹھائیس تو احمدیت قبول کر چکے تھے، مگر ان میں ایک والد اور والدہ اور ان کی ایک بیٹی اور اس کے تین بچوں نے ابھی احمدیت نہیں قبول کی تھی۔ جلسے کے دوسرے دن انہوں نے بتایا کہ آج میں نے پانچ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چنانچہ وہ اور ان کی اہلیہ اتوار کی جو عالمی بیعت ہوئی ہے اس میں شامل ہوئے اور بیعت کر کے اب جماعت میں شامل

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad